UNIVERSAL LIBRARY
OU-234521
UNIVERSAL LIBRARY

۳۳

63

حیوۃ الحمام

جسمین کبوتر کے صفات و مخصوصات و راقسام اور منافع طبی کا بیان اور
اوسکی نگہداشت اور امراض اور راون کے علاج کا طریقہ بیان ہوا ہے

مؤلفہ

نواب عزیز جنگ بہادر وظیفہ یاب حسن خدمت اول تعلقداری
ورکن مجلس مالیات سرکار عالی ورکن مجلس صفائی حیدرآباد

۱۳۱۱ف

اس کتاب کی رجسٹری ہوچکی ہے ۔ مؤلف کے تمام حقوق محفوظ ہین
اس کا چھاپنا یا ترجمہ کرنا بغیر اجازت مؤلف کے جائز نہین ہے

عزیز المطابع حیدرآباد

طبع اول

۵۰۰ جلد

حیوۃ الحمام

۲۱۹

جس مین کبوتر کے صفات و مخصوصات اور اقسام اور منافع طبی کا بیان اور اوسکی نگہداشت اور امراض اور اوس کے علاج کا طریقہ بیان ہوا ہے

مؤلفہ

نواب عزیز جنگ بہادر وظیفہ یاب حسن خدمت اول تعلقہ داری و رکن مجلس طبابت سرکار عالی و رکن مجلس صفائی حیدرآباد

۱۳۱۵ف

اس کتاب کی رجسٹری ہوچکی ہے۔ مؤلف کے تمام حقوق محفوظ ہین اس کا چھاپنا یا ترجمہ کرنا بغیر اجازت مؤلف کے جائز نہین ہے

عزیز المطابع حیدرآباد

قیمت فی جلد

دو روپیہ

فہرست مضامین حیوۃ الحمام

سلسلۂ بیان	مضمون	صفحہ بیان
۱	۲	۳
	دیباچہ	
۱	حمد کی نظم	۱۲
۲	نعت	״
۳	شکریہ ولی نعمت وسبب تالیف	״
	پہلی فصل متعلق بہ حالات عام	
۱	کبوتر کی وجہ تسمیہ	۱۶
۲	کبوتر کے صفات وخصوصات وعادات	۱۹
۳	کبوتر کے اقسام عام	۲۴
۴	کبوتر کا ذکر قرآن اور حدیث مین	۲۹
۵	کبوتر کے متعلق احکام شرعیہ	۳۳

۶	کبوتروں سے خواب کی تعبیر	۳۶
۷	کبوتر کے متعلق بعض تاریخی واقعات اور نتائج۔	۳۹
	دوسری فصل کبوتر کی نسبت طبی تحقیقات کے متعلق	
۱	کبوتر کا مزاج	۴۳
۲	کبوتر کی ہوا کے فواید	۴۴
۳	کبوتر کے گوشت کے فواید	۴۵
۴	کبوتر کے خون کے فواید	۴۶
۵	کبوتر کی چربی کے فواید	۴۷
۶	کبوتر کے پروں کے فواید	"
۷	کبوتر کے پتّے کے فواید	۴۸
۸	کبوتر کے بازو کی ہڈّی کے فواید	"
۹	کبوتر کے سنگدانے کے فواید	"

۱۰	کبوتر کی پیٹ کے فوائد	۴۸
۱۱	کبوتر کے انڈے کے فوائد	"
۱۲	کبوتر کی بیٹ کے فوائد	۴۹
	تیسری فصل اقسام خاص کبوتر کے متعلق	
	اقسام کا عام بیان	۵۲
۱	لقّا	۵۴
۲	نکھی کی تعریف اور حدود	۵۵
۳	سِسترو کی تعریف اور حدود	۵۷
۴	ببر کی تعریف اور حدود	۵۸
۵	شیرازی کی تعریف اور حدود	۵۹
۶	خال کی تعریف اور حدود	۶۱
۷	خرقعی کی تعریف اور حدود	۶۲

۸	چوہا چندن کی تعریف اور حدود	۶۳
۹	نسا درے کی تعریف اور حدود	۶۴
۱۰	یاھو کی تعریف اور حدود	۶۵
۱۱	پھگے کی تعریف اور حدود	۶۶
۱۲	روشن کی تعریف اور حدود	۶۷
۱۳	گرہ باز کی تعریف اور حدود	۶۸
۱۴	لوٹن کی تعریف اور حدود	"
۱۵	خرد نوکے کی تعریف اور حدود	۶۹
۱۶	بصرائی کی تعریف اور حدود	۷۰
۱۷	پوٹییے کی تعریف اور حدود	۷۲
۱۸	ریختہ کی تعریف اور حدود	"
۱۹	چپ کی تعریف اور حدود	۷۳

۲۰	للنکھے کی تعریف اور حدود	۷۴
۲۱	بڑنکھے کی تعریف اور حدود	〃
۲۲	جوگیے کی تعریف اور حدود	۷۵
۲۳	گولے کی تعریف اور حدود	〃

چوتھی فصل امراض کبوتر کے بیان مین

۱	امراض کبوتر کا عام بیان		۷۶
۲	حفظ ماتقدم	(۱) کبوتر کا مقام	۸۶
〃	〃	(۲) مقام کے لحاظ سے تعداد	〃
〃	〃	(۳) پانی	〃
〃	〃	(۴) دانہ کے اقسام	۸۷
〃	〃	(۵) اوقات غذا	۸۸
〃	〃	(۶) نہاون	۸۹

〃	〃	(۷) صفائی عام	۹۰
〃	〃	(۸) کابک کی صفائی	〃
〃	〃	(۹) گھرون کے اقسام	۹۱
〃	〃	(۱۰) فرش	〃
۳	کبوتر کے امراض اور تشخیص کے لئے علامات اور علاج کا طریقہ		۹۲
〃	〃	(۱) دوران سر کا شکوہ	〃
〃	〃	(۲) ضعف بصارت کا مرض	〃
〃	〃	(۳) آنکھون کے پردہ کا مرض	۹۴
〃	〃	(۴) کان کے ورم کا مرض	〃
〃	〃	(۵) مُنھہ کے پکنے کا مرض	۹۸
〃	〃	(۶) ناک سے رطوبت بہنے کا مرض	۱۰۱
〃	〃	(۷) چیچک کا مرض	۱۰۳

۳	〃	۸	پھچگلے کبوتر کے گلے کا عارضہ	۱۰۵
〃	〃	۹	پکھوٹے کے چھالے کا مرض	۱۰۸
〃	〃	۱۰	ورم معدہ کا مرض	۱۰۹
〃	〃	۱۱	قرّہ کا مرض	۱۱۰
〃	〃	۱۲	قصور ہاضمہ کا مرض	۱۱۱
〃	〃	۱۳	لنگڑے پن کا شکوہ	۱۱۴
〃	〃	۱۴	زہرباد کا مرض	۱۱۵
〃	〃	۱۵	فالج کا مرض	۱۱۷
〃	〃	۱۶	سوکے کا مرض	۱۲۰
〃	〃	۱۷	قبض کا عام شکوہ	۱۲۳
〃	〃	۱۸	اسہال کا مرض	۱۲۴
〃	〃	۱۹	پیچش کا مرض	۱۲۵

۳	"	۲۰	انڈا پیٹ مین ٹوٹنے کا مرض	۱۲۵
"	"	۲۱	کلنج کا مرض	۱۲۷
"	"	۲۲	عقم کا مرض	۱۲۸
"	"	۲۳	کمزوری اور ناتوانی کا شکوہ	۱۳۵
"	"	۲۴	شکست اعضا کا علاج	۱۳۶
"	"	۲۵	زخم کے چنگا کرنے کا طریقہ	۱۳۸
"	"	۲۶	کیڑون کے دفعیہ کے تدابیر	۱۳۹
.	.	.	خاتمہ اور قطعہ تاریخ طبعزاد مؤلف	۱۴۳

۱۱

طبع اول

۵۰۰ جلد

حیوۃ الحمام

۲۱۹

جسمین کبوتر کے صفات ومخصوصات اور اقسام اور منافع طبی کا بیان اور
اوسکی نگہداشت اور امراض اور اون کے علاج کا طریقہ بیان ہوا ہے

مؤلفہ

نواب عزیز جنگ بہادر وظیفہ یاب حسن خدمت اول تعلقداری
ورکن مجلس طبابت سرکار عالی ورکن مجلس صفائی حیدرآباد

۱۳۱۵ف

اس کتاب کی رجسٹری ہوچکی ہے۔ مؤلف کے تمام حقوق محفوظ ہین
اس کا چھاپنا یا ترجمہ کرنا بغیر اجازت مؤلف کے جائز نہین ہے

عزیز المطابع حیدرآباد

قیمت فی جلد

دو روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای دواے درمندان جہان	وی حکیم مطلق اہل زمان
طائر جا نراز حکمت بال وپر	عقل را بخشید پروازے بسر
جسم خاکی بہر او کاشانہ کرد	قالبش برج کبوتر خانہ کرد
از بہار تست رنگ و بو مرا	نغمہ حمد ست بود یا ہو مرا

صلوٰۃ اللہ علی نبینا علیہ السلام وعلی اصحابہ وآلہ الکرام۔

اما بعد بندہ باوفا عزیز جنگ ولا اپنے آقاے نعمت والی عزت قدر قدرت اعلی حضرت فیض گنجور حضور پر نور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی آصف جاہ سادس نظام الدولہ نظام الملک میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ جی ۔ سی ۔ یس ۔ آئی ۔ جی ۔ سی ۔ بی ۔ فرمان روای ریاست

حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الشرور والفتن۔ کا شکرگزار ہے جس کے سایۂ عاطفت مین میرا نشو ونما ہوا جس کی ریاست ابد قرار مین مین ادنے درجہ کی ایک چھوٹی سی خدمت سے ترقی کرتے ہوے اور ہر درجہ مین گرم و سرد زمانہ سے واقف ہوتے ہوے آخر کار ایک ضلع کا مستقل اول تعلقدار بنا۔ اور تقریباً ۲۵ سال کی تابعداری کے بعد اِس وقت وظیفہ حسن خدمت کا نمک خوار۔ اور اپنے مالک کا جان نثار ہون۔

اگرچہ اس وقت تک میرے تالیفات سے فنونِ مختلفہ یعنی فن قانون۔ اور تاریخ۔ اور سیاق۔ اور فلاحت۔ اور لغت مین اکیس کتابین شائع ہوچکی ہین۔ اور ایک مبسوط کتاب **آصف اللغات** اور ایک مختصر سا رسالہ **محبوب السیر** ہنوز زیر اشاعت ہے۔ لیکن بدین وجہ کہ میرے آقاے نعمت کو تفریح طبع کے لئے رنگین کبوترون کے ملاحظہ کا شوق ہے۔ اور مجھکو اس بات کا شرف اور اعزاز حاصل ہوچکا ہے کہ اوس شوق کی

تکمیل مین یہی اپنی وفاداری اور جان نثاری کا ثبوت دون ۔ لہذا مین نے
مناسب خیال کیا کہ اپنے معلومات اور تجربات کو جو اس خاص باب مین
مجھکو ۲۵ سال سے حاصل ہین ۔ ایک شیرازہ مختصر مین جمع کرکے بارگاہ اقدس
مین پیش کرون ۔ یہی رسالہ مختصر ہے جو اس رنگ مین بہی میری تصانیف مین
ایک نمبر بڑہا رہا ہے ۔ اور میرے اون تمام تالیفات و تصانیف مین
جو ملک و اہل ملک کی خدمتگزاری کا فخر کرتے ہین ۔ اس مختصر تالیف کو
اس بات کا خاص اعزاز حاصل ہے ۔ کہ ایک جفاکش مصنف نے اپنے تفریح
طبع کے چند گہنٹون سے بہی ایک مفید نتیجہ پیدا کرکے نذر بارگاہ اقدس
اور ہدیۂ ناظرین کر دیا ہے ۔ تاکہ اس پیرایہ مین بہی میری مستقل شغل تالیف و
تصنیف کا رنگ نظر آوے ۔

یا الٰہ العالمین تیری بارگاہ بے نیاز سے مصنف کی یہی التجا ہے کہ تو اپنے
فضل و کرم سے اوس آیۂ رحمت اور سایۂ عاطفت قدردان علم قدرشناس عمل

ظل اللہ کو ہم رعایا کے سر پر ابدالآباد قائم و دائم رکھہ جسکا ایک تفریحی خیال یہی اوس کی رعایا کو مذاق علم کی ہدایت کرتا ہے آمین یارب العالمین مین اپنی اس مختصر سی تالیف کو **حیوۃ الحمام** سے موسوم کرتا ہون

میری یہ تالیف چار فصول پر شامل ہے ۔

پہلی فصل مین کبوتر کی ابتدائی تاریخ اور عام حالات کا بیان ۔

دوسری فصل مین کبوتر کے طبی منافع اور حکما اور اطبا کی تحقیق اور تجارب

تیسری فصل مین کبوتر کے اقسام و تعریفات اور حدود کا بیان جسقدر معلوم ہو سکے

چوتھی فصل مین امراض کبوتر کی تشخیص و علاج اور حفظ ماتقدم کا بیان

مین معزز ناظرین سے امیدوار ہون کہ میرے کسی سہو یا فروگذاشت کو جو اس سالہ مین ہوئی ہو ۔ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کا مصداق سمجھہ کر مجھکو معاف فرماوین ع کہ ہیچ فرد بشر خالی از خطا نبود ۔

فصل اول متعلق بہ حالات عام

(۱) وجہ تسمیہ | کبوتر کو عربی مین حمام کہتے ہین۔ اور انگریزی مین پجن اور فارسی مین کبوتر۔ اور ہندی مین کبوت۔ کوبتر۔

صاحب **صحاح الجوہری** فرماتے ہین کہ حمام کا لفظ عربون کے پاس جملہ کنٹھے دار پرند کے لئے مستعمل ہے جیسے فاختہ۔ قمری۔ قطا ورشان کبوتر۔ نر و مادہ دونون پر یہی لفظ بولا جاتا ہے۔ حمامۃ مین تاے تانیث نہین ہے۔ بلکہ تاے وحدت ہے۔ لیکن محاورہ مین لفظ حمام صرف اہلی کبوترون وغیرہ کے لئے مخصوص ہے۔ واحد کو حمامۃ اور تثنیہ اور جمع کو حمام کہتے ہین۔

اموی کا قول ہے کہ جو کبوتر شہرون مین گھر بنا کر انڈے بچے نکالتے ہین وہ دواجن اور حمام کہلاتے ہین۔ کبھی واحد کو بھی حمام کہدیتے ہین جیسا کہ بعض شعراے عرب نے باندہا ہے۔

ابو حاتم اصمعی نے کتاب الطیر الکبیر مین نقل کیا ہے کہ جنگلی کبوترونکو

یمام کہتے ہین ۔ اور ایک جنگلی کبوتر کو یمامتہ ۔ اور یمام کے متعدد اقسام ہین آپ ہی کا قول ہے کہ حمام اور یمام مین فرق یہ ہے کہ حمام کی دُم کا اسفل جو پشت سے متصل ہی سپیدی لئے ہوے ہوتا ہے ۔ اور یمام کے اس مقام مین سپیدی نہین ہوتی ۔

نووی نے کتاب التحریر مین امام **اصمعی** سے نقل کیا ہے کہ ہر طوق والا پرندہ حمام ہے ۔ اور طوق سے مراد وہ سرخی ۔ یا سبزی ۔ یا سیاہی ہے جو کہ پرندون کی گردن پر محیط ہوتی ہے ۔

کسائی سے منقول ہو کہ حمام جنگلی کبوتر ہے ۔ اور یمام شہری ۔ مگر علامہ **دمیری** کی تحقیق اس کے برعکس ہے ۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا ۔

ازہری نے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ حمام کا اطلاق ہر ایسے پرندہ کے لئے ہے جو کہ ایک دم سے بلا مہلت پانی پیتا ۔ اور گلے سے مسلسل آواز نکالتا ہے ۔ اگرچہ اوس کے اقسام الگ الگ ہون ۔

امام ممدوح نے عیون المسائل مین تحریر فرمایا ہے کہ جو پرندہ ایک وقت مین بلا تنفس پانی پیتا ہے وہ حمام ہے۔ اور جو قطرہ قطرہ لے کر پیتا ہے۔ جیسے مرغ وہ حمام نہین ہے۔ پس یہ بات تحقیق پا چکی کہ جمہور اہل لغت کے نزدیک حمام سے مراد عموماً صحرائی وشہری یعنی بَرّی و اہلی طوق رکھنے والے پرندے ہین جنکی ایک قسم کبوتر ہے۔

پروفیسر اے نیوٹن کا قول ہے کہ انگریزی زبان مین پجن سے مراد ایک گھونسلا بنانے والا۔ گونجنے والا جانور ہے۔

آپ فرماتے ہین کہ ماہران علم طیور نے خاندان کُلمبی کے کل اقسام پرند کو جس مین۔ فاختہ۔ قمری وغیرہ داخل ہین۔ پجن ہی سے موسوم کیا ہے۔

فارسیون نے لفظ کبوتر سے وہی خاص قسم مراد لی ہے جس کے متعلق یہ کتاب ہے۔ جس سے فاختہ وغیرہ دوسرے اقسام خارج ہین جنکے لئے جدے جدے نام ہین۔ اسی کا مخفف زبان فارسی مین کوتر اور مبدل

کفتر ہے ۔ اردو مین کبوتر ہی بولا جاتا ہے ۔ اور ہندی مین کبوت یا کپوتر

(۲) صفات و خصوصیات و عادات و عمر کبوتر

صاحب حیوۃ الحیوان فرماتے ہین کہ صفات و عادات کبوتر سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کو بہت دوست رکھتا ہے ۔ ایک ہزار کوس کے فاصلہ پر بھی وہ چھوڑ دیا جاے تو وہ اپنے گھر کو چلا آتا ہے ۔ اور اسی خاص صفت کی وجہ سے اوس کے ذریعہ سے دور دراز مقامات کی خبرین ملتی ہین ۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ وہ ایک دن مین تین ہزار کوس کی مسافت طی کرتا ہے ۔ بعض کبوتر ایسے ہین کہ جب اونکو غیر شخص پکڑ لیتا ہے ۔ اور دس برس تک اونکو اون کے وطن سے دور رکھتا ہے تو وہ اپنے ثبات عقل اور قوت حافظہ کی وجہ سے اپنے گھر اور وطن کو یاد رکھتے ہین یہانتک کہ جب کبھی اونکو موقع ملتا ہے وہ اڑکر اپنے اصلی مقام پر آجاتے ہین ۔

آپ فرماتے ہین کہ بسا اوقات کبوتر کو اوس کے زمانہ سفر مین دشمنون سے بھی سابقہ پڑتا ہے یعنی شکاری پرندے کبوتر کے شکار مین بے حد کوشش کرتے

رہتے ہین ۔ شاہین اور باز کا ڈر اوس کے دل مین بے حد رہتا ہے ۔ اور باوجود اس کے کہ اوس کی پرواز شاہین اور باز اور تمام پرندون سے زیادہ ہے۔ مگر وہ اِن دونون دشمنون کے روبرو بے بس ہوجاتا ہے ۔ اور مشکل سے جانبر ہوتا ہے

ابن قتیبہ نے کتاب عیون الاخبار مین مثنی بن زہیر سے نقل کیا ہے کہ مین نے بعض عادات جو کسی مرد یا عورت مین دیکھے وہ کبوتر مین بھی دیکھے۔ یہ اپنی مادہ کے سوا دوسری مادہ کو نہین چاہتا ۔ اسی طرح اوس کی مادہ نر کی عاشق ہوتی ہے ۔ یہ جو عام طور پر مشہور ہے کہ فاختہ کے جوڑے سے ایک کا بندوق سے مارا جانا دوسرے کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اوس مقام پر آکر خود بھی شکار ہو یہ تخصیص مشتہرہ سارے خاندان کبوترون سے متعلق ہے جس مین فاختہ بھی داخل ہے ۔ کبوترون مین بھی یہ خاص صفت موجود ہے ۔ کہ اوس کا جوڑا جس مقام پر مارا جاتا ہے ۔ وہ اوس کی تلاش مین ضرور چکر لگاتا ہے ۔ اور اس کی پروا نہین کرتا کہ خود اوس کی جان خطرہ مین ہے الخ

کبوتر کا نر مادہ کو اپنے ساتہ راغب کرنے کے لئے گونجتا ہے ور امہاتا ہے اور جب مادہ اوس کے گونجنے اور بلانے پر راغب ہو کر اوس کے گہر مین تیرنے لگتی ہے۔ اور اوس کے قریب ہو جاتی ہے تو وہ اوس کے پیرون مین اپنا سر رکہدیتا ہے۔ اور یہ راز و نیاز اوس کے گہر مین ہوا کرتا ہے جیسا کہ ناظرین نے اکثر دیکہا ہوگا۔ اور جب اس کے بعد دونون گہر سے باہر نکل آتے ہین اور جفتی پر آمادہ ہوتے ہین تو مادہ بن سنور کر عشوہ و ناز کے ساتہ اوس کے آگے چلتی ہے۔ اور نر کو قریب پاکر دبتی ہے۔ اور نر نہایت آہستگی اور نرمی کے ساتہ جفتی کرتا ہے۔

علامہ دمیری لکہتے ہین کہ کوئی پرند ایسا نہین دیکہا گیا کہ جفتی کے وقت بوسہ بازی کرے جیسا کہ کبوتر کرتا ہے جس کو کبوتر بازون نے دانہ بدلنے سے تعبیر کیا ہے۔ علامہ دمیری ہی کا قول ہے کہ کبوتر اپنی جفتی کے باب مین عفیف یعنی غیر تمند ہے۔ وہ جفتی کے وقت اپنی دم نیچے دبا لیتا ہے

تاکہ شرمگاہ مادہ کی مخفی رہے ۔ آپ فرماتے ہین کہ تجربہ کارون کا قول ہے کہ جو مادہ اپنے نر کے سوای کسی دوسرے نر سے بعض حالات مین نطفہ حاصل کرتی ہے اور انڈے دیتی ہے وہ اکثر گندے ہوجاتے ہین ۔

آپ ہی کا قول ہے کہ کبوتر کا ایک جھول دوسرے جھول سے چھہ مہینہ کا فاصلہ رکھتا ہے یعنی مادہ سال مین دوبار انڈے دیتی ہے لیکن جس زمین مین اس کے خلاف عمل پایا جاتا ہے وہان کے کبوتر جلد بڈھے ہوجاتے ہین ۔

فرمایا ہے کہ کبوتری ہمیشہ دو انڈے دیا کرتی ہے ۔ اور انڈے دینے سے پہلے چودہ دن تک حاملہ رہتی ہے ۔ ان انڈون سے ایک مین نر بچہ پیدا ہوتا ہے اور دوسرے مین مادہ ۔ اور شاذ و نادر دونون نر ۔ اور بہت ہی شاذ دونون مادہ ہوتے ہین ۔ پہلا انڈا دینے کے بعد دوسرا دن ناغہ کرتی ہے ۔ اور تیسرے دن دوسرا انڈا دیتی ہے ۔۔ ان تین دِنون مین نر مادہ کو کھیدتا رہتا ہے ۔ یعنی ڈربہ سے باہر بہت کم رہنے دیتا ہے یہان تک کہ مادہ کو دانہ کھانا مشکل

ہو جاتا ہے جس طرف وہ جاتی ہے اوس طرف وہ اوس کے ساتہ اور
اوس کو چونچ سے مارتا پھرتا ہے جب وہ اپنے گہر مین آکر بیٹھہ جاتی ہے تب وہ
بہرت کہین کے ساتہ اوسکا پیچہا چھوڑ دیتا ہے - قدرت نے یہ عادت اوس کی فطرت
مین اس لئے پیدا کر دی ہے کہ وہ مادہ کو اوس کے گہر سے زیادہ باہر رہنے نہ دے
تاکہ انڈا - خانے سے باہر نہ دیدے - اور انڈونپر بیٹھہ کر سینے کی عادی رہے
جب مادہ دونون انڈے دے چکتی ہے - اور سینے کے لئے بیٹھہ جاتی ہے تو
رات اور دن مین باری باری سے نر اوس کی مدد کرتا ہے - تاکہ اس عرصہ مین
مادہ دانے پانی سے فراغت پاکر کچھہ آرام لے سکے - الغرض انیسوین دن پہلے
انڈے سے بچہ نکل آتا ہے - اور غالباً وہ نر ہوتا ہے - اور اکیسوین دن دوسرے
انڈے سے دوسرا بچہ نکلتا ہے - اور اکثر وہ مادہ ہوتا ہے -

علامہ دمیری فرماتے ہین کہ جنس کبوتر کو پروردگار عالم نے الہام
کیا ہے کہ جب اوس کے بچے انڈون سے نکل آتے ہین تو اونکا باپ پہلے تو ہوا

بھرتا ہے ۔ پھر شورمٹی چبا کر بچّون کو کھلاتا ہے تاکہ اون کے کھانے کا راستہ پیدا ہو جاوے ۔ اور رطوبات غلیظہ دفع ہو جاوین ۔ پھر اوس کے بعد اپنے معدہ کی گلی ہوئی غذا کئی دن تک بچّون کے مان اور باپ اون کو کھلاتے ہین ۔ اور پھر رفتہ رفتہ تازہ غذا اپنے معدہ سے اوگل کر بچّون کے منہ مین بھیر دیتے ہین ۔ اور وہ اوس کے کھانے کے عادی ہوتے جاتے ہین ۔

ارسطو حکیم کا قول ہے کہ کبوتر کی عمر طبعی آٹھ سال ہے ۔

(۳) اقسام عام | کبوتر کے عام اقسام صرف ۲ دو ہین ۔ ایک صحرائی جو ویران برجون اور درختون وغیرہ مین رہتا ہے اسکو عربون نے "بری" کہا ہے ۔ دوسری قسم شہری ہے ۔ جو عربی زبان مین اہلی سے مشہور ہے جس کے اقسام اور اشکال مختلف ہین ۔ اور اون کے نام بھی جُدے جُدے ۔ جیسے زبان عرب مین ۔ رواعب ۔ مراعیش ۔ عداد ۔ سداد ۔ مضرّب ۔ منسوب وغیرہ ہم ۔ ہندوستان کے ان اقسام کو ایک خاص فصل مین آئندہ بیان کرین گے

انشاء اللہ تعالےٰ۔ یہ امر مسلّم ہے کہ برّی یا صحرائی پر۔ اہلی یعنی شہری کو مختلف اعتبارات سے تفوّق حاصل ہے۔ اور یہ ترجیح بلحاظ اوس انس کے بھی ہے۔ جو کبوتر اہلی کو انسان سے ہے۔ برخلاف برّی کی نفرت کے۔ اور نیز اون مختلف رنگون کی وجہ سے جو قدرت کی تائید اور اُستادونکی کوشش سے شہری کبوترون مین پیدا ہوے ہین۔ جو اس قدر ترقی کر گئے ہین کہ اون کے لئے خاص خاص حدود اور تعریفات قائم ہو گئے ہین۔ اور صرف باعتبار رنگ اون کے مختلف نام ہو گئے ہین۔

محققین کے نزدیک یہ امرِ مسلّم ہے کہ اہلی کبوتر کی اصل بھی برّی ہے۔

پروفیسر اے نیوٹن کے ایک دلچسپ مضمون سے جو کتاب انسائکلوپیڈیا برٹانکا مین طبع ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ جنگلی قسم کا اصلی رنگ بہت مرغوب ہے۔ آپ فرماتے ہین کہ اِن کی دُم کنگورہ دار۔ اور لاہی مئرون کے اوپر کے حصہ کی رنگت گہری سلیٹ کی سی۔ اور نیچے کے حصہ مین

اودی اور گردن کی دونون جانب چمکدار نیلے۔ سبز اور سنہرے بال۔
اور مادہ کا رنگ اوپر کے حصّہ مین زردی مائل سپید۔ اور حصّہ زیرین مین
دُھندلا سپید۔ گردن پر کچھہ ذراسی چمک ہوتی ہے۔
آپ ہی کا قول ہے کہ جنگلی کبوترون مین بھی ہزارہا اقسام پائی گئے
ہین۔ اور یہ تقسیم باعتبار جسامت۔ پرواز۔ صفات خاص۔ اور باعتبار
خوراک ہے۔ ان مین سے ایک خاص قسم صرف میوے پر زندگی بسر کرنیوالی
بھی پائی گئی۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس آخرالذکر قسم کا گوشت کل اقسام سے
لذیذ تر ہے۔ بعض کی چونچ کا اندرونی حصّہ سینگ جیسی سخت چیز سے بنا ہوا
پایا گیا ہے۔ آپ ہی کا قول ہے کہ مقام لیڈن کے عجائب خانہ مین اقسام
کبوترون کی ایک فہرست شیگل نامی ایک مؤلف کی لکھی ہوئی ہے۔
اس مین البتّہ قیمتی معلومات ہین۔ مسٹر ٹمنک کی مبسوط کتاب جو کبوترونکے
اقسام پر حاوی ہے۔ بیشک بہت پرانی ہے۔ اور ویسی ہی ہے۔ جیسے

نستہ سلبی کی تصنیف موسوم بہ نیچرل ہسٹری آف ڈی کولمبائی ڈی لیکن باوجود ان کتابون کے آجکل کی تحقیقات کو بتلانیوالی اور ان کے متعلق مفید مضامین رکھنے والی ایک خاص کتاب کی بڑی ضرورت ہے الخ

فارسیون نے اپنی پرانی شاعری مین بھی اس جانور سے کچھہ مطالب پیدا کئے ہین انہون نے اپنے معلومات اور اپنے مقامی تجارب سے باعتبارات مختلفہ اسکے مختلف اقسام کا ذکر کیا ہے۔ جیسے کبوتر صحرائی معلقی۔ زریہی۔ چاہی محمد قلی سلیم فرماتے ہین۔ کہ ؎ وطن خوش ست اگر تنگنائے زندان ست

بود غریب فضائے چمن کبوتر چاہ ؎ رضی دانش

چو بیدردان مدان از حال مجنون بیخبر مارا کبوترہائے صحرائیست مرغ نامہ بر مارا

کبوتر۔ پرپا۔ کا پتہ بھی ان کے کلام سے چلتا ہے جسکو ہم ہندوستان مین پاؤن پرا کہتے ہین جس کی سست پروازی مسلم ہے ملا طغرائی فرمایا ہی کہ

؎ زبسکہ ریشہ دوانید از رطوبت مے بط شراب برنگ کبوتر پرپا ست

ولہ ؎ سست چون کبوتر پرپا زنخبِ بامبن قاصدِ پاے خویش اگر پر بر آورد

اِنہین نازک خیالون نے کبوتر دوبامہ اور کبوتر دوبرجی سے شخص ہرجائی مراد لیا ہے ۔ اور صاحبانِ مصطلحات نے لکھا ہے کہ کبوتر دوبامہ و دوبرجی اپنے خاص گہر کو نہین پسند کرتا جس کسی کبوتر کے آشیانہ مین موقع پاتا ہے وہین انڈے رکہدیتا ہے ۔ سنجر کاشی فرماتے ہین ۔ ؎

جاے نمیرو م ز در و بام این حرم نے زان کبوتران دورنگِ دوبامہ ام

فارسیون نے کبوتر یاہو کو بہی اپنے کلام مین باندہا ہے جس کی عمدہ نسل اس وقت مشہد مقدس مین پائی جاتی ہے ۔

برٹش انڈیا کے اہل فوج آجکل بہی کبوترِ نامہ بر کی قدر کرتے ہین اور اوس کی نسل کی بہت حفاظت کرتے ہین ۔ رات دِن وہ اِن کی آزمایش مین مشغول رہتے ہین ۔ مؤلف نے ایک فوجی کپتان کو اسی نسل کے دو کبوترونکی قیمت ماصہ منظور کرتے ہوے دیکہا ہے ۔ وہ فرماتے تہے کہ ہمنے کسی اور

جانور کو تیز پروازی کے ساتہ ایسا تیز نظر اور وفادار اور رفیق نہین پایا۔ جب وہ اپنے مقام سے دور ہوکر مسافت بعیدہ پر سے چھوڑ دیا جاتا ہے تو اوس کو بہوک پیاس کی کچہہ پروا نہین ہوتی بلکہ اسی کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنے مقام پر آجاے۔ اول وہ بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور پہر اوس بلندی پر سے اپنے مقام کی سمت کو تالاش کر لیتا ہے۔ جب اوس کو اوس کا سراغ ملجاتا ہے تو وہ پہر اوس جانب روانہ ہو جاتا ہے۔ اور گہنٹون کی راہ لمحون مین طی کرتا ہوا منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ یورپین اس قسم کو کل اقسام پر مرجح خیال کرتے ہین

(۴) کبوتر کا ذکر قرآن وحدیث مین | صاحب حیوۃ الحیوان نے ذکر کیا ہے کہ امام ثعلبی وغیرہ نے وہب بن منبہ سے تفسیر آیت وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مین نقل کیا ہے کہ حق تعالے نے دودہ کے جانورون مین بکری کو پسند کیا ہے۔ اور پرندون مین کبوتر کو۔

ابو داؤد وطبرانی وابن ماجہ وابن حبّان نے جیّد سند کے ساتہ حضرت

ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ سیدنا نبی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ
ایک کبوتر کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ پس فرمایا کہ شیطان ہے جو کہ شیطانہ کے پیچھے
لگا ہوا ہے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ شیطان کے پیچھے شیطان پڑا ہوا ہے
بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کا مصداق بعض اہل علم نے ایسے شخص کو قرار
دیا ہے جو کہ ہمیشہ اپنے وقت کو کبوتر بازی مین صرف کرتا ہے اور زیادہ تر شغل
صرف اوڑانے مین رکھتا ہے جس کی وجہ سے ہمسایون کی بے پردگی ہوتی
ہے۔ صرف یہی ایک طریقہ ناپسندیدہ ٹھیرا ہے۔

بیہقیؒ نے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی ہے کہ انہون نے فرمایا
کہ مین عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس گیا تھا مین نے دیکھا کہ وہ اوڑانے کے
کبوترون کو ذبح کرنے کا حکم فرماتے تھے۔ اور جوڑون کے کبوترون کو باقی
رکھتے تھے۔

ابن قانع اور طبرانی نے حبیب بن عبد اللہ سے اور انہون نے اپنے باپ

عبداللہ سے۔ آپ نے اپنے باپ ابی کبشہ سے۔ روایت کی ہے۔ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لیموں اور سُرخ کبوترون کا دیکھنا بہت بھلا معلوم ہوتا تھا۔

حاکم نے تاریخ نیشاپور مین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سبزہ اور لیمون اور سرخ کبوترونکا دیکھنا ہمیشہ بھلا معلوم ہوتا تھا۔ ابن قانع و حافظ ابو موسی نے ہلال ابن علاء کا قول نقل کیا ہے کہ حمام احمر سے مراد سیب ہے۔ پھر او منی نے کہا ہے کہ یہ معنی حمام احمر کے مینے کسی اور سے نہین سُنے اور یہہ بات پایہ تحقیق کو پہونچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان مین حمام احمر یعنی سرخ کبوتر تھے جس کو وردان کہتے تھے۔

ابن سنّی کی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین خالد بن سعدان سے مروی ہے کہ اونہون نے روایت کی ہے معاذ بن جبل سے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی طبیعت کی وحشت اور گھبراہٹ کا

شکوہ کیا۔ آپ نے اونکو کبوتر کا جوڑا رکھنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ جب کبوتر گو نجا کرین تو تم خدا کو یاد کرو۔ لیکن حافظ ابن عساکر نے اس حدیث کو غریب اور اوس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

ابن عدی نے اپنی کتاب **کامل** مین میمون بن موسٰی کے ترجمہ مین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحشت طبیعت کی شکایت بیان فرمائی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ کبوتر کا جوڑا پالو وہ تمکو مانوس کر لے گا اور اپنے بچون سے تمکو فائدہ پہونچاوے گا اور اپنے آواز سے تمکو نماز کے لئے جگا دے گا۔

محمد بن زیاد طحان کے احوال مین میمون بن مہران سے اور اونہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم جوڑے دار کبوترون کو اپنے گھر مین پالو۔ کیونکہ وہ جنّات کو تمہارے بچون سے پھر اکر اپنی جانب مشغول کر لیتے ہین۔

(۵) کبوتر کے متعلق احکام شرعیہ | علّامہ دمیری فرماتے ہین کہ شریعت اسلام

مین کبوتر مع اپنے تمام اقسام کے بالاجماع حلال ہے۔ اس لئے کہ وہ پاک

چیزون مین سے ہے۔ شارع نے اوس شخص پر جس نے احرام باندھا ہو قتل

کبوتر کے عوض بکری کا خیرات کرنا واجب گردانا ہے۔

کبوتر اور ہر ایک اوس پرندے کا انڈا جو حرم مین رہتا ہے

لے لینا احرام باندھے ہوئے شخص پر حرام ہے۔ اور اوس کے تلف کردینے پر

اوس کی قیمت کا خیرات کرنا لازم آویگا یہ شافعیؒ کا مذہب ہے۔ اور امام

احمدؒ اور دوسرے ائمہ اسی کے قائل ہین۔ مزنی اور بعض اصحاب

داؤد نے کہا ہے کہ انڈون کے تلف کرنے سے ضمان لازم نہین آتا۔

امام مالکؒ کا قول ہے کہ انڈے کے تلف کرنے سے اصل جانور کی

قیمت کا دسوان حصہ خیرات کرنا ہوگا۔

ابن منذر نے کہا ہے کہ کبوترون کے انڈون کے ضمان مین علما کا اختلاف ہے

علی اور عطا کا قول ہے کہ دو انڈون کے عوض ایک درم واجب ہوگا۔
اور زہری اور شافعی اور ابو ثور کا قول ہے کہ انڈے کے اتلاف سے
اوس کی قیمت دینی ہوگی۔

شکار کبوتر کے متعلق علمار کا قول ہے کہ جب مملوک کبوتر
غیر مملوک کبوترون کے ساتہ مخلوط ہوکر پھندے مین آجاے تو اون مین سے
کسیکا شکار جائز نہین ہے۔ اور اگر صحرائی کبوترون مین مملوک کبوتر مخلوط
ہو جاوے تو شکار جائز ہے۔ اگر ایک شہر کے مملوک کبوتر جو کہ بیشمار
ہون۔ دوسرے شہر کے مباح کبوترون کے ساتہ مخلوط ہو جائین۔ تو
اوسمین دو روایتین ہین۔ قول اصح یہ ہے کہ ان کا شکار جائز ہے
جو کبوتر برجون یا اور مقامات مین جمع ہین اون کی بیع کے احکام ویسے
ہی ہین جیسے تالاب کی مچہلیون کی بیع کے احکام ہین۔ اگر اڑتے ہوے
کبوترون کو کسی نے اس امید پر فروخت کیا کہ وہ عادت کے موافق

واپس آجاوین گے تو اس کے متعلق بہی دو روایتین ہین۔ ان دونون مین صحیح تر روایت یہ ہے کہ اون کی بیع جائز ہے۔ اور یہ شکل بعینہ ایسی ہی جیسے کسی نے اپنے کسی غلام کو کسی کام پر بہیجکر غائبانہ اس امید پر فروخت کر دیا کہ وہ حسب عادت واپس آجائیگا تو ایسی بیع جائز ہے۔ اور جمہور کے نزدیک یہ بیع ناجائز ہے۔ اس لئے کہ کبوتر لا یعقل شی ہے لہذا اوس کے واپس آنے کا کچہہ بہروسہ نہین ہے۔

کبوتر بازی کے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ کبوترون کو انڈون اور بچون کے لیے یا اُنس و تفریح یا نامہ بری کے لئے پالنا بلا کراہت جائز ہے اور اوڑانے یا شرط بدہنے کے لئے پالنے مین اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ جائز ہے۔ اس لیے کہ لڑائی کے وقت نامہ بری کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور نامہ بری اوڑانے ہی سے متعلق ہے۔ لیکن صحیح قول یہی ہے کہ ناجائز ہے۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اوڑانے کی نسبت ممانعت فرمائی ہے۔ ایسا کبوتر باز بشرطیکہ اوس کی کبوتر بازی مین جوا وغیرہ شریک نہ ہو۔ گواہی مین قبول کیا جاوے گا کبوتر کی بیٹ کی بیع شرعاً ناجائز ہے۔ اور اوس کی قیمت لینا حرام ہے یہ مذہب شافعی رح کا ہے۔ امام ابوحنیفہ رح کا قول ہے کہ اوس کی بیع مثل اور چیزون کے جائز ہے۔

(۶) کبوترون سے خواب کی تعبیر | صاحب حیوٰۃ الحیوان فرماتے ہین کہ اگر کسی نے خواب مین کبوتر کو دیکھا تو اوس کے اشکال مختلفہ سے یہ تعبیرین مخصوص ہین جن کی صراحت ذیل مین کی جاتی ہے۔

(۱) مجرد کبوتر کو خواب مین دیکھنا کسی سچے دوست یا محبوب یا انیس سے ملنے کی اُمید ہے۔ اور کبھی وہ کبوتر کسی حسینہ عورت سے تعبیر کیا جاوے گا جو پاکباز ہو اور اپنے شوہر کے سوا کسی کو نہ چاہتی ہو۔

(۲) اگر خواب مین کسی بیمار کے سر پر کبوتر بیٹھا ہوا نظر آوے تو اوس کی

تعبیر موت ہے۔

(۳) اگر خواب مین برج کبوتر نظر آوے تو اوس کی تعبیر یہ ہی کہ عورتونکا مجمع ہونے والا ہے۔

(۴) اگر خواب مین کبوتر کے بچّے نظر آوین تو اولاد کی خوشخبری مراد ہوگی

(۵) اگر کسی نے خواب مین کبوترون کو چارہ کھلایا۔ یا اپنے پاس بلایا یا کبوترون اور کوّون کو ایک جگہ جمع کرتے ہوے دیکھا تو اوس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ شخص حاکم مقرر ہوگا۔

(۶) اگر خواب مین کبوتری کے بولنے کی آواز آے تو اوس کی تعبیر ایک ایسی عورت سے ہوگی جو اپنے شوہر سے دل مین ناخوش ہے۔

(۷) اگر خواب مین کبوتری آتی ہوئی نظر آوے تو اوسکی تعبیر خط کا آنا ہے۔

(۸) جس نے خواب مین کبوتری کو اُڑتی ہوئی دیکھا اور وہ پھر نہ آئی تو اوس کی تعبیر یہ ہے کہ اوس کی عورت یا تو مر جائیگی یا وُہ خود اوسکو طلاق دیگا

(۹) جس نے خواب میں کبوتر کا بازو کتر ڈالا تو وہ اپنی بیوی کو گھر سے باہر نہ جانے کی حلف دیگا یا اوس کی عورت بچہ جنے گی یا حاملہ ہوگی۔

(۱۰) جو کوئی خواب میں کبوتر کو راستہ بتاتا ہوا دیکھے تو اوس کو دور سے کوئی خبر آنے والی ہے۔

(۱۱) جاماسب حکیم کا قول ہے کہ جو شخص خواب میں کبوتر کا شکار کرے تو وہ اپنے دشمنوں کا مال کہاویگا۔

(۱۲) آپ ہی کا قول ہے کہ جو کوئی خواب میں کبوتر کی آنکھ میں کوئی عیب دیکھے تو اوس کی تعبیر یہ ہے کہ اوس کی عورت کا دین یا اوس کے اخلاق درست نہیں ہیں۔

(۱۳) ابن مقری کا قول ہے کہ کبوتر کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ دشمنوں پر غلبہ پاویگا اور فرحت حاصل کریگا۔ اور اوسکو سیر و تماشا نصیب ہوگا۔ اور کبھی اوس کبوتر سے اولاد والی عورت اور بڑی نسل والا

مرد تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۷) بعض تاریخی واقعات اور نتائج | کبوتر مسلمانون کے نزدیک ایک متبرک جانور ہے اور دوسرے اقوام و مذاہب بہی اس کو عزیز رکہتے ہین۔ خانۂ کعبہ مین بہی کبوتر پلے ہوے ہین۔ بہت سے مساجد مین انکا گزر ہے متعدد دیولون مین کبوتر پاے جاتے ہین۔ احادیث صحیحہ سے جنکا اجمالی بیان اوپر ہوچکا ہے ثابت ہے کہ ہمارے پیمبر برحق علیہ السلام نے کبوتر کو دوست رکہا تہا بزّاز نے مُسند مین روایت کی ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار مین چُہپے تہے تو خداوند کریم کے حکم سے ایک جنگلی کبوتر کے جوڑے نے اوس کے راستہ مین گہونسلا بناکر انڈے دیدئے۔ اور مشرکین جو حضرت کی تلاش مین پہرتے تہے۔ اس گھونسلے کو دیکہہ کر پہر گئے۔ حرم شریف کے کبوتر اسی جوڑے کی نسل سے ہین۔ **ابن وہب** نے روایت کی ہی کہ فتح مکہ کے دن وہان کے کبوترون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر

سایہ کرلیا تہا۔ آپ نے اونکو برکت کی دعا دی۔

بڑے بڑے فلاسفر اور حکمائے نے بہی کبوتر کو اپنے گھرون مین رکہنا پسند کیا

اکثر بادشاہون نے بہی اِس کو مرغوب نگاہ سے دیکہا۔

ہارون الرشید کو کبوتر پالنے کا بہت شوق تہا جس کا ذکر

علامہ دمیری نے حیوٰۃ الحیوان مین کیا ہے۔

غرض شاہی کبوتر خانون کا پتہ تاریخ سے ملتا ہے۔ اس کی وجہ ظاہر

بہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ پرندہ بنفسہ بہت لطیف اور پاکیزہ اور خوبصورت ہے

طبیبون نے طبی اصول پر اس کے قُرب۔ اس کی ہوا۔ اس کے گوشت پوست

اور اس کے کل اجزاے جسم کو بنی نوع انسان کے لئے مفید تسلیم کیا ہے۔ جس کا

تفصیلی بیان اس کتاب کی دوسری فصل مین ہے۔

پروفیسر نیوٹن کا خیال کتاب انسائکلوپیڈیا برٹانکا سے ظاہر ہے کہ پرانے

رومی۔ لفظ کبوتر کو ایسی جگہ استعمال کرتے تہے۔ جہان بہت نرمی اور تہذیب کا

اظہار مقصود ہوتا تہا ۔

اس کی ابتدائی تاریخ کا کچھہ پتہ طوفان نوح ؑ سے بہی ملتا ہے ۔ یعنی اوس واقعہ مین بہی کبوتر کا ذکر ہے ۔ پروفیسر اے نیوٹن نے اسکا ذکر کیا ہے کہ شمالی امریکا کے جنگلی کبوتروں کی ٹکڑیاں اسی غیر متناہی تعداد مین سفر کرتی تہین کہ ولسن نامی ایک صاحب نے ایک ٹکڑی کا اندازہ ۲۲۳ ملین کی تعداد مین کیا ہے ۔ اور اونکی تیز پروازی کے ثبوت مین ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ مقام نیویارڈ مین بعض ایسے کبوتر بہی شکار کیے گئے جن کے پوٹون سے وہ غیر منہضمہ دہمان کے دانے نکلے جو یقینی جنوبی مقام کیارولینہ اور جارجیہ کے کہیتون مین کہائے ہوے تہے جس کی مسافت بعیدہ حیرت مین مبتلا کرتی ہے بادشاہان فارس نے اسی تیز پروازی کی صفت کی وجہ سے نامہ بری کا کام بہی ان سے لیا ہے ۔

الحاصل کبوتر کا شمار اون پرندون مین نہین ہے جنکا رکہنا یا پالنا

صرف امارت کے چونچلوں میں داخل سمجھا جاوے۔ بلکہ حکمائے سلف اور سیاسی ہوشیار قوموں نے بھی اس کے وجود کو پسند کیا ہے۔ اور اس کی مصاحبت سے فائدہ اوٹھایا ہے۔

رنگین کبوتروں کی جماعت جو زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ ایک سرسبز چمن کا حکم رکھتی ہے جس کے دیکھنے سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ ایک اکیلا اور تنہا شخص اس باغ رواں سے اپنا دل دن بھر بہلا سکتا ہے۔ ان کے دانے اور چارے کے مخارج سے بدرجہا زیادہ فائدہ ان کے بگڑے ہوئے پاٹھوں کے گوشت سے حاصل ہو سکتا ہے جس کا استعمال انسان کے لئے نعمت ہے

جو حضرات تجارتی اصول پر عمل کرتے ہیں وہ مخارج کو محاصل سے وضع کر کے کچھہ اپنی گرہ میں بچا رکھتے ہیں۔

طبی وہ منافع جن کے بیان سے اس کتاب کی فصل دوم مملو ہے۔ اس جمع خرچ حسابی کے سوا ہیں۔ جو درحقیقت امرا اور پادشاہوں کے لئے اسکے پالنے کے حقیقی نتائج ہیں

دوسری فصل کبوتر کی نسبت طبّی تحقیقات کے بیان مین

(۱) کبوتر کا مزاج صاحب محیط اعظم اور دوسرے حکیمون کی یہ تحقیق ہے کہ کبوتر کے دو اقسام ہین۔ ایک برّی۔ دوسری اہلی۔

برّی وہ ہی جو صحرا مین رہتا ہی جو اکثر یک رنگ یعنی خاکی مائل بسنبری ہوتا ہے۔ اور اہلی وہ ہے جو آبادیون اور گھرون مین پالا جاتا ہے جس کے رنگ مختلف ہوتے ہین۔ صحرائی مزاجاً گرم تر اور خشک تر۔ اور اہلی کے مقابلہ مین لطیف تر ہے اور اہلی درجہ دوم مین گرم۔ اور درجہ اول مین خشک ہے۔ اور دونون اقسام مین رطوبت فضلیہ ہوتی ہے۔

ان کے بچون کا گوشت جب تک وہ اُڑنے کے قابل نہ ہون درجہ دوم مین گرم ہے۔ اور اوس مین حرارت کے ساتہ رطوبت فضلیہ بہی ہے خصوصاً اہلی کبوتر کے بچّون مین جو کثیر الرطوبت ہین بعض کا قول ہی کہ اوس بچّہ کا گوشت جو اُڑنے کے قریب ہو رطوبت فضلیہ کے ساتہ گرم و تر ہوتا ہے۔ اور حرارت

اور تقویت مین معتدل۔ اور بعضون نے اس کے گوشت کو جوان کبوتر کے
مقابلہ مین حار اور زیادہ مرطوب خیال کیا ہے۔
شیخ الرئیس کا قول ہے کہ کبوتر بچہ کے گوشت مین کثرت رطوبت
فضلیہ کی وجہ سے غلیظ بھی ہے۔
(۲) کبوتر کی ہوا یہ بات بھی خواص کبوتر مین داخل ہے کہ اوسکے
پرواز کی ہوا۔ اور اوس کا قرب انسان کے لئے سبب امن ہے۔ اور امراض
دماغی اور عصبانی اور عفونی سے جیسے سکتہ۔ بیہوشی۔ اُم الصبیان
جمود۔ فالج۔ خدر۔ طاعون۔ وحشت۔ اور فساد ہوا۔ وغیرہ۔
انسان کو بچاتی اور محفوظ رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اطبا نے کبوتر اہلی کو
گھرون مین پال رکھنا پسند کیا ہے۔
اطبا کا قول ہے کہ جس شخص کے چیچک نکل آئی ہو اوس کے قریب یعنی
خواہ اوس کے مقام سکونت کے نیچے ہو یا اوپر کسی جانب مین کبوترون کا وجود

مریض کے لئے بہت مفید ہے۔

(۳۳) کبوتر کا گوشت | کبوتر کے گوشت کے کہانے سے۔ مرض فالج۔ لقوہ رعشہ۔ خدر۔ اور استرخاۓ۔ دفع ہوجاتا ہے۔ خون صالح کی تولید ہوتی ہے بدن کی تسمین۔ اور گردون کو تقویت۔ باہ کو نفع منی کی تولید ہوتی ہے اور استسقای زقی۔ وطبلی کے لئے خصوصیت کے ساتہ فائدہ بخش ہے۔

شیخ الرئیس کا قول ہے کہ کبوتر کے اون پاٹھون کا گوشت جو اڑنے کے قریب ہون ہضم مین نہایت سبک اور اس گوشت کے کھانے سے خون صالح بدن انسان مین پیدا ہوتا ہے وہ جوزون کے گوشت سے بدرجہا بہتر ہے گیلانی فرماتے ہین کہ کبوتر کے بچون کے گوشت کو تلون کے تیل مین بغیر نمک اور مصالحہ کے پکا کر کھانے سے سنگ مثانہ توٹ جاتا ہے۔ اور مفید موقع مین خارج ہوجاتا ہے۔ آپ کا قول ہے کہ غذا مین گوشت کبوتر کا استعمال گردہ کا مُصلح اور منی کو زیادہ کرتا ہے۔ آپ ہی کا قول ہے کہ گوشتِ کبوتر

سریع الہضم اور مولّد خلط صالح۔ اور مسکّن التہاب ہی۔ سرد مزاجون کو بہت

موافق ہے۔ کباب گوشت کبوتر بچہ کو ادویہ گرم کے ساتہ ہرگز استعمال نہ کرنا

چاہیئے۔ گرم مزاجون کو اسکا استعمال پیاز۔ اور مغز خیار کے ساتہ مفید ثابت

ہوا ہے خصوصاً وہ شخص جسکا خون کم ہوگیا ہو اوس کے لئی یہ غذا بہت مفید ہے

جس شخص کے پیٹ مین درد ہو یا سرد مزاج ہو اوس کے لئے کبوتر کا شوربا

بہت مفید ہے جس شخص کو کثرت استعمال شراب کی عادت ہے اوس کو گوشت

کبوتر سے احتراز ہی اَولےٰ ہی۔ پھر آپ نے فرمایا ہے کہ درد کمر کے علاج کے لئے

اس کا گوشت بہت فائدہ مند ہے۔ اگر اس کو چنون کے ساتہ پکاوین۔ یا

سو یہ کے عرق کے ساتہ۔ تو اس کے کھانے سے کرم خارج ہو جاتے ہین۔

جس قدر مضار اس گوشت سے مُسلّم ہین اون کا مصلح سرکہ اور پیاز ہے۔

اور انار کا رس اور شربت بہی۔

(۴) کبوتر کا خون | حکما کا قول ہی کہ کبوتر کا لہو گرما گرم زخمون پر ٹپکادیا ہے

التیام کے آثار بہت جلد پیدا ہو جاتے ہین ۔ اگرچہ وہ زخم ہڈی تک پہنچ چکا ہو اور خاص کر اوس وقت زیادہ نافع ہوتا ہے جبکہ اوس کے ساتہ روغن گل شریک کر لیوین ۔ جالینوس کا قول ہے کہ کبوتر کے اون پاٹہون کا خون جن کے پر ابہی ابہی نکلے ہون آنکھہ مین ٹپکاوین تو آنکھہ کے پرانے زخمون اور جمے ہوے خون اور پردہ اور شب کوری کو دفع کرتا ہے ۔ اسی طرح اگر کبوتر کے خون کو ناک مین ٹپکاوین یا پیشانی پر طلا کرین تو نکسیر کو روک دیتا ہے ۔ نیز اگر سوکہے ہوئے خون کو بقدر دانہ باقلا کہالین تو نکسیر کے لئے مفید ہے ۔

(۵) کبوتر کی چربی **حکما** کا قول ہے کہ کبوتر کی چربی کی مالش زخمون اور قرحون کے نشانات کو بدن سے مٹا دیتی ہے اور جلد کو چمکانے لگتی ہے ۔ نیز اون زخمون کو مٹاتی ہے جو سر مین اور بالون کی جڑون مین ہو جاوین ۔

(۶) کبوتر کے پر **جالینوس** کا قول ہے کہ کبوتر کے پرون کو اوسی کے سر کے ساتہ پیس لین اور پہر اوس کو بطور سرمہ استعمال کرین تو آنکھون کی جہلّی

اور تیرگی اور شب کوری دفع ہوگی ۔

(۷) کبوتر کا پتّا **جالینوس** کا قول ہے کہ کبوتر کے پتّے کو کسی ایسے بیمار کی آنکھ مین پھیرین جس مین پانی اوتر آیا ہے یا سپیدی یا پردہ آگیا ہے تو اس سے بہت نفع ہوگا ۔

(۸) کبوتر کی ہڈّی **گیلانی** کا قول ہے کہ کبوتر کی ساق کی ہڈّی کو جلا کر کسی بتّی کے ذریعہ سے اوس کا شافہ رکہین تو اعادۂ بکارت کے لئے اسرار سے ہے ۔

(۹) سنگدان کبوتر **گیلانی** کا قول ہے کہ جب کبوتر کے سنگدانے کو تازہ نکال کر آلایش اندرونی سے صاف و پاک کر کے اوس کا سفوف بنا دین اور مار گزیدہ کو کھلا دین تو زہر دفع ہو جاتا ہے ۔

(۱۰) کبوتر کا پیٹ **آپ ہی** کا قول ہے کہ جب زندہ کبوتر بچہ کا پیٹ چاک کر کے زہریلے سانپ یا بچھو کی کاٹے ہوے مقام پر اوسکو باندہ دین تو زہر اوتر جاتا ہے

(۱۱) کبوتر کے انڈے **جالینوس** کا قول ہے کہ کبوتر کے انڈے مزاجاً بہت گرم

ہین۔اگر کچّے انڈے پی لین تو سینہ کی سختی اور رخسارون کے رنگ کی اصلاح کے لئے بہت مفید ہین۔جب شہد کے ساتہ بچّون کو کھلاوین تو وہ جلد بات کرنے لگتے ہین۔گیلانی کا قول ہے کہ کبوتر کے پانچ انڈون کو سور کی چربی کے ساتہ ملاکر فوطون پر طلا کرنے سے باہ کے لئے نہایت فائدہ بخش اور مؤثّر ہے۔

(۱۲) کبوتر کی بیٹ کبوتر کی بیٹ باعتبار یبوست اور حرارت درجۂ سوم مین شدید ہے خصوصاً کبوتر برّی کی بیٹ۔یہ جلا بخشنے والی ہے۔اور اسکا شمار اون دواؤن مین ہے جن کے استعمال سے رنگ صاف ہوتا ہے۔

حکمار کا قول ہے کہ کبوتر کی بیٹ کو آرد جو۔آرد گندم۔اور قطران کے ساتہ گرم پانی مین پیسکر حل کرین اور مرہم کی شکل مین تیار کرلین۔اور پہر کتان کے کپڑے پر اوس کو مل کر برص کے مقام پر چسپان کردین تو تین دن مین مرض کی کمی نظر آوے گی۔اور پہر اسی طرح عمل کرنے سے مرض جاتا رہیگا۔

بعض اطبار نے لکھا ہے کہ کبوتر کی بیٹ کو جو کے آٹے کے ساتہ پیس کر

ضماد کرنے سے اورامِ سخت کی محلل اور ملین ہے۔ اور اسی کو السی کے بیج اور سرکہ کے ساتھ شریک کر کے ضماد کریں تو خنازیر یعنی کنٹھ مالے کو تحلیل کر دیتی ہے۔ اور شہد اور السی کے بیج کے ساتھ ملا کر بیت چڑہانے سے اورام صلب اور دُمبلوں کو گلا دیتی ہے اور زخموں کی خشک جھلی کو دفع کر دیتی ہے۔ اور قرحۂ آتشک کو نفع بخش ہے۔ اسی طرح اگر جو کے آٹے اور سرکے اور شہد کے ساتھ بیٹ کو ملا کر پکا لیں اور جیرہ کے قوام پر لا کر اوسکا ضماد کریں تو اون تمام امراض کو مفید ہے جنکا بیان اوپر ہوا۔ اور جب صرف بیٹ کو سرکہ کے ساتھ ملا کر مسّون اور بڑہے ہوئے مردار گوشت پر طلا کریں تو بہت نفع ہوتا ہے۔ اور اس کا طلاء مرض قوبا اور وجع مفاصل کو نفع بخش ہی۔ اور عام طور پر محلل ادویہ کے ساتھ بیٹ کو مخلوط کر کے لگانے سے تمام اقسام کے اورام دفع ہوتے ہیں۔

اسی طرح کبوتر کی بیٹ کو پارچہ کتان میں لپیٹ کر جلا دیں اور اوس کی راکھہ کو روغن زیتون کے ساتھ ملا کر جلے ہوے جسم پر طلا کریں تو زخم بہت جلد التیام

پذیر ہو جاتا ہے۔ اور نیز کبوتر کی بیٹ کو رائی کے ساتھ پیس کر ہر ایک عضو پر

ضماد کرنے سے اوس کی سردی دفع ہو جاتی ہے۔

جالینوس کا قول ہے کہ کبوتر کی بیٹ کا ضماد رائی اور ہالون کے ساتھ

پرانے درد سر اور آدہے سر کے درد اور جگر کے عارضے اور پہلو کے درد اور جوڑون

کے درد اور نقرس کے لئے نہایت نافع ہے۔

آپ ہی کا قول ہے کہ کبوتر کی جلی ہوئی بیٹ کا طلا ناک پر نکسیر کے روکنے کے

لئے اعلیٰ درجہ مین مفید ہے۔

آپ ہی نے فرمایا ہے کہ اگر کبوتر کی بیٹ ایک درم سے ۳ درم کے وزن مین

شہد کے ساتھ دوا اگر کہائی جاے تو استسقای بارد کے لئے نافع ہے۔

اور اوس کا طلا سرکہ کے ساتھ بہی استسقا کے لئے مفید ہے۔ اور اسی طرح

اوس کا طلا پیٹ پر مستسقی کو فائدہ بخشتا ہی۔ اور کبوتر کی بیٹ کا حقنہ گرم

پانی کے ساتھ درد شکم اور مرض قولنج کو دفع کرتا ہے۔

اگر دو یا تین درم کے وزن مین اوس کو دارچینی کے ساتہ کھایا کرین تو سنگ مثانہ کے توڑنے کے لئے مجرب ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اس مقصد کے لیئے لال رنگ کے کبوتر کی بیٹ بقدر یک درم اور دارچینی بقدر تین درم استعمال کرنا چاہیے حکمائنے کہا ہے کہ اگر کبوتر کو السی کے بیج کہلاوین اور پہر اوس کی بیٹ کو جس قدر کہ ہتیلی مین سما سکے کہایا کرین تو اس سے سنگ مثانہ بالکل ٹوٹ جاتا ہے گیلانی کا قول ہے کہ کبوتر کی بیٹ کو جلا کر اوس کا نمک تیار کرین اور اسکو مولی کے عرق کے ساتہ کہاوین تو اوس کے اثر سے سنگ مثانہ ٹوٹ جاتا ہے اور کبوتر صحرائی کی بیٹ کے جوشاندہ مین بیٹہنے سے عسر البول کا شکوہ زائل ہو جاتا ہے۔

تیسری فصل رنگین کبوترونکے اقسام اور حدود کے بیان مین

رنگین کبوترون کے اقسام بے شمار ہین۔ اور ہر ایک قسم اور اوس کے حدود کے لحاظ سے اونکے جدے جدے نام ہین مجبورنامون سے اون کے تعریفات اور

حدود کا معلوم ہونا بہت مشکل ہے۔ اس لئے کہ استادون نے صرف کسی ایک وجہ یا علامت کے لحاظ سے ایک قسم کا نام الگ رکھدیا ہے جو مجموعی صفات و تعریفات پر حاوی نہین ہے۔ اور ہر ایک قسم کے حدود بہی معین ہین جنکا بیان قسم وار ذیل مین کیا جاتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ رنگین کبوترون مین صرف انہین کبوترون کو شامل سمجہنا چاہیئے جو مختلف الالوان ہون یعنی جن کے پرون مین مختلف رنگ کے پر ہون لیکن عام رائے یہ ہے کہ جوڑون کے کبوترون کی مجموعی جماعت پر جس سے کبوتر باز اڑانے کا کام نہین لیتے ہین۔ اور جنکو صرف تماشا اور تفریح کے لیئے پال رکہتے ہین رنگین کبوترون کا اطلاق ہو سکتا ہے جس مین محض سفید کبوتر۔ اور محض سیاہ۔ یا سرخ۔ یا کاسنی۔ یا زرد۔ یا سبز بہی ایک رنگ ہے۔

اب ہم ان فضول بحثون اور ڈھکلیون مین اپنا زیادہ وقت ضائع نہین کرنا چاہتے اور اون لفظی اختلافات مین پڑنا نہین پسند کرتے جو ہر ایک ملک کے استادون مین

پائے جاتے ہین بلکہ ایک سلسلہ ہے اون اقسام کو بیان کرنا مناسب خیال کرتے ہین جو ہماری نظر سے گزرے ہین تاکہ ابتدائی شوقین اوس دہوکہ سے بچین جو اون کی ناواقفیت کی وجہ سے اہل بازار اونکو دیا کرتے ہین۔

اس فصل کے پڑہنے سے اونکو اس جانور کے اچّھے اور برے اقسام کی اطلاع ہو جاوے گی۔ وہ کبھی ایک قسم کو دوسری قسم کے دہوکے مین نہ لین گے اور ہر ایک قسم کے تعریفات اور حدود سے بخوبی واقف ہو جاوین گے۔

(۱) لقّا اردو زبان کا لفظ ہے۔ اسم مذکر۔ اقسام کبوتر سے ایک اعلی قسم۔ اس کو انگریزی مین۔ فیان ٹیل سے موسوم کرتے ہین یعنی پنکھے کی سی دُم والا کبوتر۔ درحقیقت اس کی دُم مثل عاجی یا کاغذی گول پنکھے کے کَہڑی اور پہیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کا رُجحان سر کی جانب ہوتا ہے۔ اور اس کبوتر کا سر کسائی کی وجہ سے دُم سے جا ملتا ہے۔ بعض ایسے لقّے بہی ہم نے دیکھے ہین جن کی دُم مین ۸۰ پر۔ اور پاؤن پر بہی لانبے لانبے پر تہے۔ اور سر پر ایک خوبصورت

چوٹی تہی ۔ بعض کی آنکھہ سیاہ ۔ اور بعض کی سوتی چور ۔ بعض کے پر ریشمی جیسے
کرکنا تہہ مرغ کے پر ۔ اور بعض کے سادہ با عتبار رنگون کے سیاہ ۔ کاسنی سرخ
سبز ۔ سرمئی ۔ کبرے ۔ لیکن مکھی لقے ۔ اور شیرازی لقے بہت کمیاب ہین
ہمنے اپنی عمر مین صرف ایک فرد شیرازی لقے کی دیکھی ہے ۔ اہل ہند نے
رنگ برنگ لقون کو رنگین کبوترون مین شمار کیا ہے ۔ اور با عتبار خوبصورتی
کے اس کو اعلیٰ قسم کا کبوتر مانا ہے بعض لقون کی کسائی اس درجہ مین
بڑہی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ دانہ مشکل سے کہاتے ہین ۔ اور تمام دن اونکو کستے
اور ناچتے ہوے گزر جاتا ہے خدا کی قدرت ہے کہ ان صفات کی مادہ جب
انڈون پر بیٹھتی ہے تو اوس کی کسائی خود بخود کم ہو جاتی ہے ۔ جب وہ اپنے
گہر سے باہر نکل آتی ہے تو بدستور کسنے لگتی ہے ۔ انگریز اس قسم کے نہایت
شایق ہوتے ہین ۔

(۳) مکھی ہندی زبان مین منہ کو مکھہ کہتے ہین ۔ بدین وجہ کہ اسکا

چہرہ اور مُنہ برخلاف تمام جسم کے سفید ہوتا ہے لہذا اسکا نام استادون نے
مکھی رکھا ہے۔ ہندی زبان مین اس قسم کا نام مکھی ہے۔ اہل لغت نے لکھا ہے
کہ مُکھی ایک قسم کا کبوتر ہے جو ذرا گردن کو سی موہی رکھتا ہے۔ او جسم کے رنگ کے
خلاف سفید سر ہوتا ہے ایک اہل زبان نے جس کا تخلص آبرو تہا کہا ہے ؎
اس ناتوان کی حالت وان جا کہے وہ اڑکر ؎ میرا یہ رنگ رو ہے جیسا مکھی کبوتر
ہندوستان کے بعض اُستادون کی راے ہے کہ مکھی کبوتر چوٹی دار ہونا چاہیے
او رچوٹی جسم اور مُنہ کے رنگ کی حدِّ فاصل ہو یعنی چوٹی کے سوا باقی تمام پر
چہرہ کے سفید ہون۔ اور اوبھی حد سے چونچ کے نیچے کے بال بھی ایک دایرہ مین
سفید رہین حتیٰ کہ چونچ پربھی کوئی سیاہ دہبّہ نرہے۔ باقی تمام جسم کے پرو بال
سیاہ۔ یا سرخ۔ یا زرد۔ یا سبز۔ یا اگرئی۔ یا کاسنی۔ یا سرمئی ہون بعض کی
راے ہے کہ ہر ایک بازو کا ایک ایک آخری پر سفید رہے بعض نے دو دو اور
تین تک بھی جائز رکھا ہے جس مکھی مین کسائی نہ ہو وہ اعلیٰ درجہ کا مکھی نہین ہے

سمجھا جاتا ۔ یہ کبوتر جس قدر چھوٹے قد کا گٹھا ہوا ۔ چوڑے سینے مختصر دُم اور بھاری مغز کا ہو وہ بہتر ہے ۔ اہل ہند کا قول ہے کہ مکھی وہ جو چوڑی مین سے نکل آوے یعنی بہت چھوٹے قد کا ہو ۔ پانون بھی چھوٹے ہون ۔ اہل لکھنؤ بے چوٹی کے مکھی کو زیادہ پسند کرتے ہین ۔ جس مکھی مین کسائی نہین ہوتی اوس کو اُڑتے ہوے ساتھ مین ملا دیتے ہین ۔ یہ قسم درحقیقت بہت خوبصورت ہے بشرطیکہ حدود معینہ بالا مین کامل اُترے ہم نے اپنی عمر مین زرد مکھی نہین دیکھا ۔ لال مکھی بھی نہایت کمیاب ہے ۔

(۳۲) سِشسترو بکسر اول زبان اردو کا لفظ ہے بمعنی روتی صورت غمگین ۔ یہ اوس کبوتر کا نام ہے جو مکھی کا عکس ہے یعنی اس کے تمام جسم کے پر سفید ہوتے ہین اور چہرہ سیاہ ۔ یا سرخ ۔ یا سبز ۔ یا زرد ۔ یا کاسنی یا اور کسی رنگ کا ۔ استادون کی راے ہے کہ اس کے دونون بازو کے دو دو یا ایک ایک پر بھی اوسی رنگ کے ہون جس رنگ کا چہرہ ہے ۔ اور دُم کا رنگ

مثل چہرہ کے ہو۔ یہ بڑے یا متوسط قد مین عمدہ خیال کیا جاتا ہے کسائی اسکے لئے عیب ہے۔ چہرے اور دُم کے سوا باقی جسم یا تو سفید محض ہو۔ یا مختلف رنگ کے پرون سے مملو۔ آخر الذکر کو گلدار کہتے ہین۔ سفید محض سے گلدار زیادہ قیمتی ہوتا ہے بخصوص جب کہ مختلف رنگ کے گل ہون سبز اور سیاہ اور کاسنی۔ شستر و کے سوا ہم نے مختلف رنگ کے گل نہین دیکھے۔ زرد اور سرخ شست رو کے گل ہمیشہ زرد و سرخ ہی ہوتے ہین۔

اہل دکن نے بےچوٹی کے شستر و کو پسند کیا ہے۔ اور لکھنو اور دلّی والون نے چوٹی دار کو۔

(۴۴) ببر عربی زبان مین ایک قسم کے شیر کا نام ببر ہے جو افریقہ کے بنون مین پایا جاتا ہے۔ اس کی گردن زبردست۔ اور گردن کے اطراف کھڑے ہوے بال ہوتے ہین۔ ایک خاص قسم کے کبوتر کو بھی ببر کہتے ہین جس کی گردن پر مُنہ کی جانب پلٹے ہوے پرون کا حلقہ ہوتا ہے۔

ہندوستان مین اسی کو الٹی چوٹی یا اولٹے پرون کا کبوتر کہتے ہین۔
اور انگریزی مین جاکپین یا نن۔ انگریزی زبان مین تارک الدنیا عورتونکا
نام ہے۔ جن کی سفید توپی گلے تک چہرہ کو چھپا دیتی ہے۔ ببر کبوتر کے
گلے کے اولٹے بال اسی کے مشابہ ہوتے ہین۔ اس کا چہرہ مثل مُکھی کبوتر کے
سفید ہوتا ہے اور دُم بھی سفید اور باقی جسم کے پروبال سیاہ یا سرخ
یا زرد یا سبز۔ اور پیرون کے قریب مین کچھہ کچھہ سفید پر۔ بعض ببر سری پائون
تک سفید ہوتے ہین بعض کے جسم پر رنگ برنگ گل۔ مغز بڑا سینہ چوڑا
قد متوسط۔ پائون چھوٹے یہ بڑا خوبصورت کبوتر ہے کلکتہ اسکا وطن ہے
اس کی انکھہ موتی چور ہوتی ہے۔ اس قسم مین نر و مادہ کی شناخت بہت
مشکل سے ہوتی ہے۔ اس لیے کہ نر و مادہ دونون کے چُمٹے بند ہوتے ہین

(۵) شیرازی زبان فارسی کا لفظ۔ منسوب بہ شیراز۔ کبوتر کی ایک
قسم۔ قد بڑا۔ بہت زبردست۔ گلے کے قریب قریب۔ سینہ چوڑا آنکھین

بڑی بڑی اور پلکین سرخ ۔ سر بڑا ۔ نلیان موٹی ۔ ابرو سفید ۔ جس کی سفیدیکا آغاز چونچ کے بالائی حصہ سے ہو ۔ اور باقی رنگ سر کے اوپر کے حصّہ سے گردن کے آخر تک سیاہ یا سرخ یا زرد یا سبز یا کاسنی وغیرہ ۔ دُم کے کُل پر سفید ہون بازون کے تمام پر اوسی رنگ کے جس رنگ کا سر ہے ۔ اور سینے اور پانون کے بال بالکل سفید ۔ پانون پر لانبے لانبے پر ۔ یہ بڑا رودار اور وزنی کبوتر ہے ۔ اس مین جو قسم گلی شیرازی کی ہے ۔ اوس کے سینے اور پانون کے پر دمین مختلف رنگ کے پر ہوتے ہین ۔ اس کی قدر وقیمت اول الذکر سادے شیرازی سے زیادہ ہے ۔ یہ کمیاب اور قیمتی قسم ہے ۔ چھوٹے قد کی شیرازی کبوتر کثرت سے ملتے ہین ۔ بعض استادانِ ہند کی راے ہے کہ چونچ کا بالائی حصّہ بھی اوسی رنگ کا ہو جس رنگ کا سر ہے ۔ لیکن اتفاق اسپر کہ چونچ اور ناخن بالکل سفید ہون تو بہتر ہے ۔ گلدار شیرازی کے بچّے کم عمری مین سادے شیرازی کے سے ہوتے ہین ۔ اور جوانی مین گل نکالتے ہین ۔

جس شیرازی کے بازؤن مین بعض سفید پر ہون اوسکو قلنجہ کہتے ہین۔ اور جسکی دُم مین بعض اور رنگ کے پر ہون وہ تیرہ سے موسوم ہوتا ہے۔ اور یہ دونون عیوب مین داخل ہین۔ اہلِ ہند اس کبوتر کو عموماً بہیگے ہوے چنے کہلاتے ہین اور ان کے بچون کو گوشت کا قیمہ کہلایا جاتا ہے تاکہ قدآور رہون۔

شیرازی کو چوٹی نہ ہونا چاہیئے۔

(۶) خال | زبان اردو کے اہل لغت نے۔ خال۔ سے دورنگا کبوتر مراد لیا ہے۔ اور ایک معنی کر کے اون کا یہ اجمال بیان صحیح بھی ہے۔ خال وہ کبوتر ہے جس کے چہرے اور گردن کا رنگ مثل شیرازی کے ہو۔ اور دُم کا رنگ مثل گردن کے۔ اور درمیانی حصّہ اور بازو سفید ہون۔ اور سینہ بھی مثل شیرازی بے گل کے سفید ہو۔ اسی قسم مین ایک قسم کا نام گلی خال ہے جس کے سفید حصہ مین بھی رنگ برنگ کے پر ہوتے ہین۔ یہ بہت خوبصورت اور قیمتی کبوتر ہے۔

خال کُل رنگون مین ہوتا ہے یعنی سیاہ خال۔ سبز خال۔ سرخ و زرد خال کاسنی خال

دکن مین کاسنی خال اور سبز خال کمیاب ہے۔ سرخ فندر د خال مین دوسرے رنگ کے گل نہایت نایاب ہین جسکو ہم نے نہین دیکھا اکثر ہمرنگ گل تے ہوتے ہین اس کبوتر کو کبوتر بازانِ ہند زیادہ پسند نہین کرتے اور جس کو وہ خال سے موسوم کرتے ہین۔ وہ دکن مین خرقعی سے موسوم ہے جس کا بیان آیندہ آویگا خال مُتوسّط یا چھوٹے قد کا مرغوب ہے۔ اُڑتے ہوے کبوترون کے ساتھ مین اِس کا کوئی ایک فرد بطور نشان کے مرغوب سمجھا جاتا ہے۔ اس کی چونچ اور ناخن کی سپیدی زیادہ مطبوع اور داخل حدود ہے۔

خال جو چوٹی دار ہو وہ اچھا نہین سمجھا جاتا۔

(۷) خرقعی | خرقعی کبوتر آگرہ کا بہت مشہور ہے جس کو وہان کے باشندے خال کہتے ہین۔ اور دکن مین خال کی ایک جدا قسم ہے جس کا بیان اس سے پہلے ہوا۔ خرقعی کے حدود مثل خال کے ہین اس قدر اضافہ کے ساتھ کہ اس کا سینہ بھی صرف پوٹے تک اسی رنگ کا ہو جس رنگ کی گردن اور دُم ہے

اس کے بہی دو قسم ہوتے ہین (۱) سادہ (۲) گلدار۔ جیسا کہ خال کے اقسام ہین۔ گلدار خرقعی زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ خرقعی کا قد بہت چھوٹا اور سینہ چوڑا۔ مغز بڑا۔ چونچ چھوٹی۔ پانون کی نلیان کوتاہ۔ دُم بہی چھوٹی ہونی چاہیئے۔ اِن صفات سے موصوف خرقعی کو اہل ہند ولایتی کہتے ہین۔ آجکل اسکا معدن آگرہ ہے۔ جہان ایک مشہور کہار نے انکے جوڑون کو پال رکہا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ جب واجد علیشاہ مرحوم کے کبوتر مٹیا برج کے تباہی کے بعد ہراج ہوئے تو اِسنے سب خرقعی ایک ساتہ خرید کر لئے۔ خال خال لکہنؤ مین بہی ملتے ہین اور حیدرآباد مین کمیاب ہین۔ دکن مین انکی نسل مکمل حدود کے ساتہ بہت کم ہے۔ برخلاف خال کے جو دکن ہی مین کثرت سے ملتے ہین۔ چوٹی دار خرقعی قابل تعریف نہین سمجہا جاتا۔

(۸) چوہا چندن | یہ لفظ زبانِ اردو کا ہے۔ اس کبوتر کا نام جس کے مُنہ اور سر اور پوٹے کا رنگ گردن کی حد تک بہورا سرمئی مثل چوہے کے ہو اور باقی

تمام جسم پر مثل چندن کے شتری رنگ کے ہون ۔ ہم نے اس کے عکس مین ایسے
چوہا چندن بہی دیکہے ہین جن کے سر اور پوٹے اور گردن کا رنگ مثل چندن کے
تہا اور باقی جسم کا رنگ مثل چوہے کے ۔ دونون قسم کو چوہا چندن کہتے ہین
اس کی چونچ عموماً بہت چہوٹی ۔ منغر بڑا ۔ اور قد مثل قمری کے ہوتا ہے
اور بعض کی آنکہہ موتی چور مثل گرہ باز کے ۔ اور بعض کی آنکہہ بالکل کالی ۔
یہ کبوتر عموماً بے چوٹی کے پسند کیا جاتا ہے ۔ یہ بڑا تیز پرواز کبوتر ہے ۔
اس قسم مین بعض کے پیرو نپر بہی پر ہوتے ہین لیکن جس کا قد بڑا ہوتا ہے
اوسکو اڑتے ہوے ساتہ مین ملا لیتے ہین ۔ چوہا چندن کی اعلی تعریف یہ ہے
کہ اوس کے پیرون پر پر نہ ہون ۔

(۹) نساورا یہ ہندی زبان کا لفظ ہے ۔ بقول اہل لغت کبوتر کی
ایک خاص قسم جس کا تمام رنگ سبز ہو اور دو شہپر سفید ۔ اس کو اہل ہند
نامہ بر بہی کہتے ہین ۔ دلی والے تشبیہاً گہتی ہین کیمہ (آج اوس کے خوب نساورے

اُڑے) یعنی خوب جوتے پڑے ۔لیکن نسا ورون کے اصلی عدد وہ نہین ہین جن کو صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے ۔بلکہ نساورا کبوتر خواہ کسی رنگ کا ہو سپید ہو یا سبز یا سیاہ یا کاسنی یا سرخ یا زرد تمام جسم کے پر ایک رنگ کے ہون ۔کبوتر لانبا ہو ۔اور خُرد نوکہ ۔ پانون پر لانبے لانبے پر ۔سر چھوٹا آنکھہ سیاہ ۔یہ کم پرواز جانور ہے مگر بہئیت مجموعی بہت خوبصورت ہوتا ہے سپید نسا ورے بہت بہلے معلوم ہوتے ہین ۔

(۱۰) یا ہو اس کبوتر کا اصلی وطن مشہد مقدّس ہے ۔ہندوستان مین کثرت سے ملتا ہے ۔اہل لغت لکھتے ہین کہ اس کبوتر کا کوئی خاص رنگ نہین ہے سفید بہی ہوتا ہے ۔کالا بہی ۔یہ کبوتر بڑا لمبا دم کہینچتا ہے یعنی گونجتا ہے اور اوس کی گونج مین ہو کی آواز پائی جاتی ہے ۔اسی واسطے یہ نام رکھا گیا ۔یہ کبوتر اڑانے کے کام کا نہین ہوتا ۔زبان دانانِ ہند سے حضرت ذکی فرماتے ہین ؎ پند بے سود سے بہتر تہا کہ یا ہو کہتے ؛ کاش انسان کیے

عوض بنتے کبوتر واعظ ؛ فارسیون نے بھی اِس کا ذکر کیا ہے مُلا طغرا
فرماتے ہین ؎ کبوتر چو یا ہوز داز فرط شوق ؛ شداز ذکر او بوستان
گرم شوق ؛ یہ قدمین بڑا اور پانون پر ا ہوتا ہے ۔ چوٹی دار کی زیادہ قدر ہے
بعض سپید یا ہو مشہد مقدس سے لائے ہوے ایسے ہی دیکھے گئے ہین جو
پانون پَرے بھی تھے ۔ اور چوٹی دار بھی اور ایک اور نازک سی چوٹی اون کی
چونچ پر تھی ۔ دکن مین یہ نایاب ہین ۔

(۱۱) پھکا یہ کلکتہ کا کبوتر ہے جس کی نسل وہین سے پہلی ۔ غالباً
مٹیا برج کا صدقہ ہے ۔ کبوتر بہت لانبا ۔ بڑ چوٹی دار ۔ گلا سبز اور سیاہ گندگی
سفید رنگ بعض مین سیاہ گل ۔ گلا مثل پھکنے کے پھولا ہوا ۔ جب یہ مستی مین
گونجنے لگتا ہے تو گلا اور زیادہ پھول جاتا ہے ۔ رہ رہ کر وہ اپنے گلے کی ہوا
خالی کرتا رہتا ہے ۔ مگر پھر ہوا بھر جاتی ہے ۔ دانہ کھاتے وقت البتہ ہوا کو
خالی کر لیتا ہے ۔ اوس وقت ایک خالی جھولدار خریطہ گلے کے نیچے لٹکتا ہوا

نظر آتا ہے لیکن دن کا بڑا حصہ گلا پھلائے ہوئے گزر جاتا ہے ۔ اور ایک خاص ہیئت دکھائی دیتی ہے ۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ گویا چونچ سے متصل گلے کے نیچے ایک بڑی رسولی ہے ۔ قد مین بڑا اور بلند ہوتا ہے ۔ دکن مین کمیاب ہے ۔ البتہ کلکتہ مین اس کی تجارت ہوتی ہے اس کی انکھین موتی چور ہوتی ہین ۔

(۱۲) روشن یہ فارسی زبان کا لفظ ہے یعنی چمکیلا ۔ نورانی ۔ صاف دکن مین ایک خاص قسم کے کبوتر کا نام ہے ۔ جس کے گلے اور گردن پر چمکتے ہوئے سبز پر ہون ۔ اور بازؤن پر سیاہ دوہرے گنڈے ۔ اور جسم کا رنگ سپیدی مائل کھلے رنگ کی راکھ کا سا جس کو کبوتر باز چاندی کا ورق کہتے ہین ۔ دراز قد ۔ بڑی بڑی سرخ آنکھ ۔ سفید ناخن ۔ سفید چونچ ۔ چوڑا مغز ۔ یہ واقعی بہت حسین اور خوبصورت دکھائی دیتا ہے اور اڑانے مین اس سے کام لیتے ہین ۔ رنگین جوڑون مین بھی جامعیت الوان کے

لئے رکھتے ہین۔

(۱۳) گرہ باز یقول اہل لغت معلق زنی کرنے والا کبوتر جو بلندی پر

چڑھکر کلا بازیان کہائے حضرت ذوق فرماتے ہین

کہائین کبوترانِ گرہ باز کی طرح سینہ سی آنکر سر دوش ہو اگرہ

یہ کبوتر چھوٹے قد اور سر اور چونچ کا مختلف الالوان اکثر سپید جسم پر کالے

گل بہرے ہوے نہایت گٹھیلا ہوتا ہے۔ اس کی بلند پروازی ضرب

المثل ہے۔ اہل ہند اس کو تنہا اُڑاتے ہین۔ دو شبانہ روز تک پرواز

مین رہ کر واپس آتا ہے بشرطیکہ باز۔ بحری کے شکار سے بچ جاوے

یہ زیادہ قیمتی کبوتر نہین ہے۔ رنگینون مین ایک آدھ جوڑا اس کا بھی

چھوڑ دیتے ہین۔

(۱۴) لوٹن لوٹنے والا۔ تڑپنے والا۔ پھڑکنے والا کبوتر۔ اس کا

نام ہی نام معتبر ہے مگر کبوتر قابل تعریف نہین اکثر سفید رنگ کا

چوٹی دار ہوتا ہے۔ اور بعض مختلف الالوان بہی۔ بے چوٹی۔ متوسط القد ماؤف دماغ۔ اس کا سر پکڑ کر ہلانے اور زمین پر چھوڑ دینے سے اوسوقت تک پھرکتا رہتا ہے جب تک اوس کو زمین سے اوٹھا کر اوس کے پیر نہ ہو نہ ماریں یغفلت سے بعض کبوتر اسی صنعت اور کمال ہین مرجاتے ہین بیا کمال کیا خاک ہے اور نہ کوئی صفت ہے نہ اوسکو حلاوت اور نہ تماشائیونکو لطف ولذت جہان اور اقسام جمع ہین وہان اس قسم کا بہی ایک جوڑا خوگیرکی بہرتی کا مصداق ہے۔

(۱۵) خُردلوکا خردنوک سے چھوٹی چونچ مراد ہے۔ اگرچہ لسنا اور اوراسے چوہا چندن کے حدود مین بہی یہ صفت داخل ہے لیکن خُردنوکے کے نام سے ایک خاص قسم کا کبوتر ہم نے دیکھا ہے جس کی چونچ آدہے چاول کے برابر تہی اور ایسی پہیلی ہوئی تہی اور اوس کا منغرا ایسا چوڑا تہا کہ وہ صلوتا طوطی سے مشابہ نظر آتا تہا۔ قد بہت چھوٹا۔ اور کبوتر عریض اور طولا گول

سفید رنگ ۔ خالی وقت مین بہی بار بار پرون کو تولتا ہوا ۔ گلے مین ایک
بہورے رنگ کا طوق ۔ مدراس کے ایک معمولی شخص کے پاس اسکا جوڑا
تہا جس کی مادہ قابل تعریف نہ تہی ۔ اوسنے ۵۰ روپیہ پر بہی بیچنا پسند
نہ کیا ۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ لکہنو سے اوسنے خرید کیا ہے اور وہان
بہی نایاب ہے ۔ ہماری پاس کے نساورون مین البتہ ایک بچّا قریب قریب
انہین صفات کا گرا تہا ۔ کیا عجب ہے کہ اوسمین اس قسم کا میل رہا ہو
یہ قسم بادی النظر ہی مین کم پرواز دکھلائی دیتا ہے ۔

(۱۶) بصرئی اسی کبوتر کو نامہ بر بہی کہتے ہین ۔ اس کی چونچ بہت
لانبی ناک پر گوشت بڑہا ہوا اور آنکہین بڑی ہوتی ہین اور قد و قامت جسامت معتدل
نہایت تیز پرواز ۔ گہر کا بہت آشنا ۔ اس کے بچّے جس گہر مین نکل آتے ہین
وہ اپنی عمر تک اوس گہر کو نہین بہولتے ۔ اس قسم کے بگڑے ہوئے یا پٹہون سے
انگریزی فوج والون نے ایک بڑی حد تک کام لیا ہے اور نامہ بری کی

خدمتین اون کے سپرد کی ہین۔ یہ غلط ہے کہ یہ خط لیجا کر جواب لاتا ہے بلکہ ہوتا یہ ہے کہ زید اپنے گہر کے نکلے ہوے پاٹہے کو بکر کے ساتہ ایک شہر مین بہیجدیتا ہے۔ اور بکر اپنے گہر کے نکلے ہوے پاٹہے کو زید کے سپرد کرتا ہے دونون اونکو جالدار مقامات مین رکہتے ہین۔ جب زید نے چاہا کہ پیام کا پرچہ بکر کے گہر بہیجے تو اوس کو اوس پاٹہے کے پرون مین باندہ کر مقید مقام سے چہوڑ دیتا ہے اور وہ سیدہا اپنے اوسی مقام پر چلا آتا ہے جہان پیدا ہوا یعنی بکر کا گہر۔ اسی طرح بکر بہی اوس کے جواب مین اوس پاٹہے سے خدمت لیتا ہے جس کو زید کے گہر سے لا رکہا ہے۔ ایک انگریزی فوجی افسر نے مؤلف سے کہا کہ پانچ گہنٹون مین دوسو پچاس کوس کی مسافت یہ کبوتر با آسانی طی کرتے ہین۔ اور نہایت بلند اور تیز پرواز ہین اور کسی شکاری جانور کے پنجہ مین بہت کم گرفتار ہوتے ہین۔ اس کی اعلی قسم کے حدود مین علاوہ اون علامات کے جو اوپر بیان ہوے سبز رنگ بہی داخل ہے اور ہم نے اکثر

سیاہ اور سپید رنگ کے بصرئی بہی دیکہے ہین ۔ رنگین کبوتر کے شوقین اکثر ایک جوڑا اس قسم کا بہی رکہہ چہوڑتے ہین ۔

(۱۷) پوٹیا یہ کبوتر دراز اور پانؤن پر اچوٹیدار ہوتا ہے جس کی گردن کسی قدر بلند ۔ اس کا سینہ بالکل سیاہ اور تمام جسم سفید جس پر مختلف رنگ کے پرون سے گُل ہوتے ہین ۔ پوٹیے کبوتر کلکتہ مین ارزان ملتے ہین لیکن دکن مین کمیاب ہین ۔ مولف سے دلی کے ایک کبوتر باز نے کہا کہ پوٹیا کبوتر کے سینہ کے ساتہ دُم بہی ہمرنگ ہونا چاہیئے ورنہ اوس کو پیپا کہا جاویگا جیسا کہ خال یا خرقعی یا شستروی سفید دم کو پیپا کہتے ہین ۔ یہ بات قرین اصول معلوم ہوتی ہے ۔ ہم نے صرف سیاہ سینہ اور سیاہ دُم کے پوٹیے کو دیکہا ہے جو اور رنگون مین یہ بہی ایک خوب صورت رنگ معلوم ہوتا تہا ۔

(۱۸) ریختہ لکہنو مین ہم نے اس کا ایک جوڑا دیکہا ہے ۔ ایک اُستاد

فرماتے تھے کہ ریختہ کوئی خاص قسم نہین ہے۔ بلکہ گلی خال یا گلی شیرازی ہی سے بعض وقت بالکل سفید رنگ کے بچے گرتے ہین۔ اور کبھی کہین اون کے کوئی دھبّہ بھی ہوتا ہے۔ مگر جوانی مین جب وہ گل نکالتے ہین تو اون کے تمام جسم مین مختلف رنگ کے پر بھر جاتے ہین اور واقعی بہت بھلے معلوم ہوتے ہین۔ سر سے پانؤن تک مختلف رنگون سے ملو نظر آتے ہین یہی وجہ ہے کہ گلی خال یا گلی شیرازی کے بگڑے ہوے حدود کے بچون کو بھی اہل لکھنؤ بہت قدر سے پالتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ یہ رفتہ رفتہ ریختہ ہو جاوین گے اور اون کے دھبے بھی گلون مین چھپ جاوین گے۔ ریختہ مثل شیرازی کے قد اور پانؤن پرا۔ کوتاہ دُم۔ دراز سینہ۔ چو مغزہ ہونا چاہیئے۔

(۱۹) چپ یہ ایک قسم ہے جو گلی شیرازی۔ یا گلی خال یا خرقی سے پیدا ہوتی ہے جس کا ایک بازو بالکل سیاہ یا اور رنگ کا ہوتا ہے یعنی رنگین بازو مین ایک پر بھی سفید نہین ہوتا۔ دوسرا بازو بالکل سفید اور گلون مین

بھرا ہوا۔ اسی طرح سینہ پر بھی گل ہوتے ہین۔

(۲۰) للنکھے یہ اڑان کے کبوترون کی ایک قسم ہے جس کا رنگ سبز سیاہ گنڈون کے ساتہ۔ اور گلا چمکدار مثل روشن کبوتر کے قد بلند۔ دم کوتاہ سینہ چوڑا ہوتا ہے۔ اور آنکھہ مثل یاقوت کے سرخ اور چمکدار یہ بہیئت مجموعی بہت خوب صورت دکھائی دیتا ہے۔ رنگین کبوترون کے مجموعہ مین اس قسم کا ایک جوڑا بھی ضرور رکھا جاتا ہے۔ اِن کے جوڑے بچّون کو خوب پالتے ہین اور بہت جلد جلد انڈے دیتے ہین۔ دایہ گری کے لئے بہت موزون ہین۔

(۲۱) بڑنکھہ یہ ایک خاص قسم ہے جس کی آنکھین انگریزی چوّنی کے برابر ہوتی ہین۔ اور پلک بالکل لال۔ اور جسم کا رنگ سفید یا سبز یا سیاہ۔ انہین تین رنگون کے بڑنکھے ہم نے دیکھے ہین۔ یہ کچھہ زیادہ خوبصورت کبوتر نہین ہین لیکن آنکھہ کی خاص صنعت کے لحاظ سے رنگین جوڑون مین

ان کا شمار بھی کیا جاتا ہے۔ ان کی بنیائی بہ نسبت اور کبوتروں کے کم ہوتی ہے

(۲۲) جوگیا | یہ رنگ البتہ بہت خوب صورت معلوم ہوتا ہے جوگیا کے جسم کا رنگ خواہ سرخ ہوتا ہے یا زرد یا سیاہ یا سبز یا کاسنی لیکن بازون مین سفید گنڈے بنے ہوے اور اون پر ایک سفید پان تمام سر قریب بہ سپیدی اور یہ سپیدی سر کے نیچے گلے تک اتر آتی ہے اور اوسکے نیچے کچھ سپید گل ہوتے ہین چونچ اور ناخن بھی سپید ہوتے ہین۔ بے چوٹی۔ چو مغز۔ چونچ متوسط تیز پرواز۔ گٹھیلے جسم کا۔ اڑانے کے لئے بہت موزون اور مضبوط پایا گیا ہے۔ رنگین جوڑون مین بھی خوشنما نظر آتا ہے۔

(۲۳) گولہ | یہ ہندوستان مین اڑانے کے خاص کبوتروں کی ایک قسم ہے جس کا رنگ عموماً سبز ہوتا ہے یا نیلا۔ کوتاہ قد۔ کوتاہ دم۔ دراز گردن جس مین چکیلے پر ہوتے ہین۔ سفید چونچ۔ سفید ناخن۔ چونچ بہت چھوٹی۔ سینہ چوڑا۔ چو مغز۔ آنکھ سرخ تیرہ رنگ۔ معمولی کبوتروں سے

کسی قدر بڑا ۔ رنگین کبوترون مین اس کا ایک جوڑہ بہی پسند کیا جاتا ہے

چوتہی فصل امراض کبوتر کے بیان مین

امراض کبوتر کا عام بیان | ایک انگریزی مصنف کا قول ہے کہ عموماً پرندون کے امراض اور اونکی تشخیص ایک سربستہ راز ہے جس قدر کوشش انسان اور چارپایہ جانورون کے متعلق محققین اور حکمانے کی ہے اوس کے سوین حصہ مین بہی پرند کے متعلق نہین کی گئی پرندمین خاص کر کبوتر ایک ایسا شریف جانور ہے اور ہر ایک ملک مین اوسکی پیدایش اس قدر کثرت سے ہے کہ تقریباً آبادی کے آدہے حصہ مین اوس کے پالنے کا رواج ہے غربا کے سوا امرا اور بادشاہون نے بہی اسکو اپنے نگاہون کے روبرو رکہنا پسند کیا ہے یہی وجہ ہو کہ اس کے امراض اور اونکے علاج کی نسبت فی الجملہ کوشش ہوئی ہے تاہم بہت سی باتین ظنی ہین ۔ کبوتر کے شایقین کا ایک حصہ اگر خواص ادویہ اور علم تشریح و تشخیص سے واقف ہوتا تو ضرور کچہ

نہ کچھہ راستہ اون کے امراض کی تشخیص اور علاج کا ہاتہ آتا بدین وجہ کہ
عام و خاص کو اون باتون کے معلومات حاصل نہین ہین وہ اپنے من مانے
طریقہ پر علاج کرتے ہین اور باقاعدہ طریقہ پر سبب مرض کی دریافت
اور تشخیص کی طرف توجہہ نہین کرتے پہر علاج کی فکر ہو تو کیون کر ہو
سب سے بڑے شوقین واجد علیشاہ تہے جنہون نے کلکتہ مین کبوترون کی
نگہداشت اور پرورش مین حد کردی تہی اگر وہ چاہتے تو اس جانب بہی
بہت کچھہ کوشش کرسکتے تہے لیکن انہون نے بہی بجز معمولی کبوتربازون
کی مدد کے معقول لوگون سے اس باب مین بہت کم کام لیا منجملہ اون کبوتر
بازون کے جو شاہی کبوترباز کہلاتے تہے ہم نے ایک سے ملاقات کی
اور ایک بیماری کی کیفیت اور اوس کے علاج کی تدبیر دریافت کی
انہون نے کہا کہ ہم نے سلوتری نہین پڑہی ہے جو آپ کے سوالات کا جواب
دین بیمار کبوتر کو روبرو رکہہ دو تو پہر ہم مسیحائی کر دکھلادین۔ ہم نے

ایک ایسے کبوتر کو اون تک پہونچادیا جس کا معدہ سڑی ہوئی غذا سے
ملوا ور پہولا ہوا تہا۔ انہون نے فوراً اوس کے معدہ مین مُنہہ سے پانی
بہر دیا اور اوسکا سر پکڑ کر جہٹکنے لگے دس بیس دانے نکل آے اور باقی
بدستور رہے کبوتر نیم مردہ ہو رہا انہون نے کہا کہ بس ہے اب کالی مرچ
کہلا دو باقی دانہ ہضم ہو جائگا ہم نے اونکو اوس نکلے ہوے دانہ کی عفونت
اور سڑاوٹ دکھلاے اور کہا کہ اگر ایک دانہ بہی اس کے معدہ مین
باقی رہ جاے گا تو اس کے ہلاک کر دینے کے لئے کافی ہوگا لہذا معدہ کو
کامل طور پر صاف کر دینے کی تدبیر دکہلاو انہون نے کہا کہ ایک ہی
قی سے بیچارہ مرا جاتا ہے اب اوسمین کیا دم ہے بچ گیا تو خوشیان
مناؤ اور اگر مر گیا تو مشت پر کا کیا رنج ہے۔ ہم سستے دامون تمکو دوسرا
کبوتر لا دین گے ہم نے کہا کہ یہ حالت صحت مین ۲۵۰ کوس کی مسافت
طی کر کے پانچ گہنٹہ مین خط کا جواب لا دیتا ہے کیا اس صفت کا کبوتر تم مجکو

باسانی لادوگے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو پرانی کہانیان ہین کتابون مین
پڑھ لیجیئے۔ اس کے بعد ہمنے اون کے روبرو اوس کا معدہ چیرا اور
تمام متعفن دانے نکال دیئے اور گرم پانی سے معدہ دہوڈالا اور پہر ٹانکے
دیکر درست کردیا وہ بڑے متعجب ہوے اور ہمکو اپنی سرکار کے پاس لیگئے
اور کہا کہ اس انگریز نے کبوترون پر بہی چیر پہاڑ شروع کردی ہے۔ سبز چشم
نواب نے ہمکو تین سو روپیہ کی تنخواہ کا آفر کیا ہم نے شکریہ کے ساتہ اپنی
معذوری ظاہر کی اس تمام واقعہ کے بیان کرنے سے مطلب یہ ہے کہ
سب سے بڑے نامی شوقین کو بہی بجز معمولی کبوتربازون کے کوئی ایسے
ذرائع حاصل نہ تہے جن سے وہ اصولی طور پر سبب مرض پر مطلع ہوسکتے
اور تشخیص کامل کے ساتہ علاج کرتے پہر بادشاہ کا کیا حساب ہے۔ اہل
ہندوستان کے پاس بے اصولی طریقہ پر بہی بعض مجرب نسخے ایسے ہین
جن سے کبوترون کا علاج وہ اچہی طرح پر کرسکتے ہین لیکن وہ ہمارے

کس کام کے وہ اونکو راز سربستہ اور علم سینہ بنا رکھے ہین۔ یورپ مین
بلا شک ایسا بخل نہین ہے جس قدر وہ جانتے ہین سب کچھہ بتا دیتے ہین
اور اپنے تجربون کو اخبارون کے ذریعہ سے پبلک پر ظاہر کر دیتے ہین
ایک دو انگریزی کتابین بہی ایسی ہین جن مین کبوترون کی بہت خوبصورت
اور رنگین تصاویر ہین لیکن اصل مقصد اونمین بہی فوت ہے ہم افسوس
کے ساتہ کہتے ہین کہ ہندوستان کو جہان اس جانور کی کثرت اور اعلیٰ
صفات کے ساتہ اوسکی شہرت ہے اسکی طرف متوجہ ہونا چاہیئے ہم نے
ہندوستانی زبان کا ایک رسالہ بہی اس جانور کے نگہداشت اور
پرورش کے متعلق نہین دیکہا اور نہ سنا اوسکی اصلی وجہ وہی بخل ہے
جس کا دکھڑا ہم نے اوپر رو یا ہے۔ پس جو کچھہ اپنے مختصر تالیف مین
بزبان انگریزی بیان کر رہے ہین وہ خود ہمارے لئے نا قابلِ تسکین ہے
لیکن ہم اوسکو چھپانے سے چھپوا دینے کو مخلوق کی ضرورتون کے لئے بہتر

خیال کرتے ہین۔ الخ

اس لایق مصنف نے اس کتاب کے مؤلف سے وقار آباد کے مقام میں اتفاقاً ملاقات کی تہی اوس کے ساتہ جو کتاب تہی ہم نے اوس کے چند ورق کا ترجمہ جو امراض اور علاج سے متعلق تہا عجالتاً کرالیا لیکن وہ اس قدر ناقص اور ناکامل حالت مین تہا کہ ہم نے اوس کو کسی کتاب کے پیرایہ مین ہدیہ ناظرین کرنے کے قابل نہ سمجہا بدین وجہ کہ تقریباً بیس سال سے ہمکو اس شریف جانور کے پالنے کا شوق تہا اور ہندوستانی طریقہ پر اوس کے امراض اور معالجہ سے ایک حدتک ہمکو بہی علم تہا لہذا ہم نے اپنے معلومات کے ذخیرہ کو اوس کا مُتَمِّم قرار دیا عرصہ تک یہ ذخیرہ ہمارے پاس پڑا رہا اور ہمارے تالیفات کے سلسلہ مین اوس کا نمبر نہین آیا لیکن کُلُّ اَمرٍ مَرہُونٌ باوقاتہا کا مصداق ہے کہ دفعتاً اوس کا وقت آگیا اور ہم نے اوس ذخیرہ کی مدد سے اس مختصر کتاب کی تکمیل کردی۔

معزز ناظرین کو سب سے پہلے اس بات کو جان رکھنا چاہیئے کہ پرندون
کے امراض ایک حد تک موسم سے متعلق ہین۔ اور کچھہ تعلق اون کی غذا سے بھی
ہے۔ کبوتر ہمیشہ ایک قسم کی غذا سے اُکتا جاتا ہے اور موسم بارش اور گرما
مین خوش نہین رہتا۔ گرم ہوا سے اوس کو اوس قدر نقصان نہین پہونچتا
جس قدر بارش کی ہوا اور رطوبت مقامی سے۔ کبوتر کا مزاج بالطبع گرم ہے
اور خون کی تولید اوس مین بہ نسبت اور پرندون کے زیادہ ہوتی ہے اور
یہی وجہ ہے کہ حکما محققین نے اس بات کو باتفاق کہا ہے کہ بہ نسبت اور
پرندون کے کبوتر بیماری کو کم قبول کرتا ہے اوس کی طبیعت کے اعتدال
مین گرمی کا موسم کم خلل انداز ہوتا ہے موسم سرما اوس کے لئے معتدل ہے۔
بارش مین البتہ اوس کی اعتدال طبیعت مین فرق آتا ہے یہی وجہ ہے کہ بارش
مین اکثر کبوتر بیمار نظر آتے ہین خصوصًا اون مقامات پر جہان ابر زیادہ محیط
ہوتا ہے اور عرصہ تک آفتاب کی شکل نہین نظر آتی۔ دیگر مقامات مین بھی

اگر کبوترون کے کہبر مشرق رویہ نہون جن مین دن بہر مین ایک دو گہنٹے کے
لئے بہی دہوپ کا گزر نہ ہوتا ہو تو اون مقامات مین کبوتر کبہی اچہی حالت
مین نہین رہ سکتے خصوصًا وہ کبوتر جو محدود ڈہابڑون مین مُقید ہون
یہ بات مسلمہ ہے کہ انسان ہو یا جانور جب تک اوس کی طبیعت
مین اعتدال ہے وہ تندرست ہے۔ جب اعتدال مین خلل واقع ہوا تو
بیمار ہے۔ علامات سے اس بات کا دریافت کرنا کہ کس چیز کی زیادتی
یا کس چیز کی کمی نے اعتدال مین فرق ڈالا ہے اور کیا اسباب پیدا ہوے
ہین جن سے مرض لاحق ہوا ہے ایک نہایت سمجہدار حکیم کا کام ہے اور
دراصل یہی تشخیص ہے۔ جب تشخیص ہو چکی تو پہر اسباب مرض کو دفع کرنیکی
تدبیر کرنے کا نام علاج ہے۔ اور جو تدبیرین بقاے اعتدال کے لئے جو پہلے
سے پہلے کام مین لائی جاتی ہین اونہین کا نام حفظ ماتقدم ہے۔
مولف حقیر کے معلومات اس بارہ مین بالکل محدود ہین اور اس سے زیادہ

وہ اس باب مین نہین بحث کر سکتا۔

ہماری اس تالیف کی یہ فصل صرف دو حصونپر شامل ہے حصہ اول مین حفظ ماتقدم کا بیان۔ اور حصہ دوم مین بیماریون اور اون کے علاجات۔

ناظرین باتمکین کو ان دونون حصون کے ملاحظہ کر بعد موانع اور امراض کے اسباب پر آگاہی حاصل ہوجاویگی اور سبب مرض کی تشخیص کا طرز بذریعہ علامات ببینہ اور معالجہ کا طریقہ بہی معلوم ہو جاویگا۔ اگرچہ وہ معلومات چند خاص بیماریون ہی سے مخصوص ہون گے ولیکن ایک ہوشیار اور سمجہدار شخص اوسی قدر معلومات کے ذخیرہ سے دوسرے امراض کی تشخیص اور معالجہ مین بہی جو اس کتاب کے مندرجہ امراض کے سوا ہون کام لے سکتا ہے اس لئے کہ اصول تشخیص اور اصول علاج سے وہ واقف ہوچکا ہے۔

بہت بڑا لحاظ تشخیص و معالجہ مین اس بات کا ضرور ہے کہ تعجیل اور بے غوری سے کام نہ لیا جاوے ہر چیز کو سوچ سمجہ کر کام کیا جاوے تاکہ

تشخیص مین غلطی نہ ہونے پاوے اور طریقہ علاج مین کوئی امر فروگزاشت نہو

اب ہم شایقین کبوتر کو یہ صلاح دیتے ہین کہ وہ مہربانی سے اون تمام ادویہ کو جن کا بیان اس فصل کے دوسرے حصہ مین ہے پہلے سے جمع کر رکھین اور اگر کسی مرکب نسخہ کی ہدایت ہوئی ہو تو اوس کو تیار کر رکھین تاکہ ضرورت کے وقت تیار دوا موجود رہے اور تیاری مین وقت ضایع نہ جاے

حفظِ ما تقدم کا بیان

تجربہ کارون کا خیال ہے کہ عموماً پرندون اور خصوصاً کبوترون کی نگہداشت مین اگر احتیاط ضروری سے کام لیا جاوے تو اون کو بیماریان بہت ہی کم لاحق ہونگی ۔ لہذا مناسب یہی ہے کہ اول حفظِ ما تقدم پر توجہ مائل کیجاے تاکہ بیماریون کی نوبت ہی نہ آنے پاے ۔ ہم اس بات کا دعویٰ نہین کرتے کہ حفظ ما تقدم کا خیال رکھنے کے بعد کبوتر بیماریون مین مبتلا ہی نہ ہونگے بلکہ ہمارا یہ تجربہ ہے کہ حفظ ما تقدم سے بیماریون کی ضرور روک ہوتی ہے

یہی وجہ ہے کہ ہمنے اس بیان کو امراض اور اونکے علاجات پر مقدم رکھا ہے

(۱) سب سے پہلے اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جس مقام پر کبوتر رکہے جاوین وہ ایسا مقام ہو جس مین روشنی اور ہوا کا گزر کامل طور پر رہے اور رون بہر مین اقلاً دو گہنٹہ دہوپ کا گزر اوس مقام پر ہوا کرے۔

(۲) مختصر جگہ مین زیادہ تعداد نہ رکہی جاوے ہر ایک جوڑے اور اوس کے کہر کے لئے کم سے کم ۳۶ مربع فیٹ زمین قرار دیجاوے اور اوس مقام کا ارتفاع اس قدر رہے کہ کبوتر اچھی طرح پر اڑ سکے۔

(۳) کبوترون کے پینے کا پانی صاف و پاک اور تازہ رہے دن مین کم سے کم ۳ دفعہ پانی کا بدلنا بہت ضروری ہے اس لئے کہ انکی بیٹ سے پانی بہت جلد غلیظ ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ ہماری اس نصیحت پر تو عمل کرتے ہین لیکن اون پیالون کے پانی سے غافل رہتے ہین جو کیڑون کے دفعیہ کے لئے کابکون کی چوکیون کے نیچے رکہے جاتے ہین۔

پرندے تشنگی کے وقت اس سے واقف نہین ہوتے کہ اچھا پانی کونسا ہے
اور بُرا پانی کونسا پس اگر کسی مقام پر ان پیالون کا انتظام کیا گیا ہو
تو وہان یہ بات مقتضائے احتیاط ہے کہ اون پیالون کے پانی کو بھی قلاً
دن مین دو بار بدل دیا جاوے -

(۴) خوراک جن اناجون سے دی جاتی ہے اون مین مختلف اقسام کے
غلّے شامل ہون یا ایک دن ایک قسم کا غلہ دیا جاوے اور دوسرے دن
دوسری قسم کا غلّہ - لیکن اوّل الذکر صورت کو آخر الذکر پر ترجیح ہے -
خاص کر کبوترون کے لئے - چنا - باجری - جوار - مسور - مناسب غذا ہے
گیہون سے حتّی الامکان پرہیز مناسب ہے جس سے تخمہ کا مرض اکثر لاحق
ہوتا ہے - دہان کی غذا کی مداومت سے اکثر ان کے منہہ مین زخم قائم
ہوتا ہے اور پھر وہ سڑ جاتا ہے لہذا دہان کی غذا خاص ضرورتون پہ
دینا چاہیئے جن کا بیان آگے آویگا - اگرچہ کبوترون کی غذا کے لئے

تمام اقسام کے غلے مستعمل ہو سکتے ہین لیکن جس تخصیص کا ذکر ہمنے اوپر کیا ہے

اوس کو اولویت ہے ۔

(۵) دانہ دن مین دو دفعہ سے زائد نہ دینا چاہیئے صبح مین نو بجے اور شام مین ۵ بجے اوس کا وقت مقرر کر دینا مناسب ہے اور ہر دفعہ دانہ ایک دم کسی ظرف مین نہ رکھدیا جاوے بلکہ تہوڑا تہوڑا کر کے ایک سلسلہ مین کھلایا جاوے اور جب وہ سیر ہوتے ہوے نظر آوین تو سیر ہونیکے قبل روک دیا جاوے تا کہ پہینکا ہوا دانہ چن لین اور کوئی دانہ زمین پر باقی نہ رہے ۔ اس موقع پر اس بات کو یاد رکہو کہ جن کبوترون کے ساتھ بچے ہین وہ ایک دفعہ دانہ چن کر سیر ہو جاتے ہین اور پہر اپنے بچونکو کھلاتے اور بہوکے نظر آتے ہین ۔ ایسے جوڑون کو مزید غذا سے مدد دینا چاہیئے ۔ جب وقت مقررہ پر حسب ہدایت بالا دانہ دے چکو تو اوسی وقت جگہ کو دانہ سے صاف کر دو تا کہ چوہے اور مختلف قسم کے حشرات

الارض اوس بچے ہونے دلانے کی طلب مین جمع نہ ہونے پاوین اور انکی
دعوت کبوترون کے حق مین عداوت نہ ہو جاے ۔

(۶) کسی بڑے ظرف مین نہانے کے لئے پانی ضرور رکہا جاوے
اور ہر ایک موسم مین کم سے کم ہفتہ مین ایک بار اس ہدایت پر عمل رہے
گرمیون مین اگر ہر روز اس طریقہ پر عمل کیا جاوے تو نفع سے خالی نہین ہے
بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ کبوترون کا نہانا اون کے انڈون کو سرد
کر دیگا اور وہ خراب اور گندے ہو جاوین گے ایسا خیال کرنا ہرگز
صحیح نہین ہے اس لئے کہ جانور اپنے فطرتی امور سے اچھی طرح پر ماہر
ہوتا ہے جو چیز اوس کو نقصان بخش ہے وہ اوسکو بمجبوری اختیار کرتا ہے
اگر وہ اپنی کثافت کی وجہ سے نہانے کا مشتاق ہے تو اوس کو کبھی
نہ روکنا چاہیئے لیکن اس کا خیال ضرور رکہا جاوے کہ نہلانیکا انتظام
ٹھیک بارہ بجے کیا جاوے اور جن خاص ملکون مین اوس مقام پر

دہوپ رہنے کا خاص وقت ہے وہی وقت اس کام کے لئے زیادہ موزون اور مناسب ہے ۔

(۷) کبوترون کے گہرونپر ہمیشہ نگرانی رکہو کیڑے یا جوں ہٹا چاہیے گہرون کو پاک و صاف کرتے رہو ۔ ایک خاص قسم کی مکہی ہوتی ہے جس کو دکن مین بگی کہتے ہین یہ اکثر کبوترون کے پرون مین مقیم ہوتی ہین دس پانچ بگیون کا ہر کبوتر کے پرون مین رہنا اس لئے مفید ہے کہ وہ پرون کی کثافت کو کھا جاتی ہین اور باریک کیڑون یا جوؤنکو چٹ کر جاتی ہین لیکن جب اون کی تعداد بڑہ جاوے تو مناسب ہے کہ اون کو پرون سے نکال کر ہلاک کر دیا جاوے ۔

(۸) کبوترون کی کابک اور اوس کے مقام کو بیٹ سے ہر روز صاف و پاک کرنا مناسب ہے لیکن احتیاط رکہو کہ وہ مقام نہ ہلایا جاوے جس مین مادہ نے انڈے رکہہ دئے ہین ۔

(۹) کبوتر کے گھر مختلف اقسام کے ہوتے ہین بعض تو بانس کی کابک ہوتے ہین بعض چیڑ کے ڈبّے بعض اینٹون سے بنائے ہوئے پختہ گھر۔ ہماری رائے اور تجربہ مین چیڑ کے ڈبے سب سے بہتر ہین اس لئے کہ اون کو صاف و پاک کرنے کے لئے نقل مقام مین آسانی ہوتی ہے۔ بانس کی کابک مین حشرات الارض کے جمع ہونے کے ذرائع زیادہ ہوتے ہین لہذا اون کو چیڑ کے ڈبّو نپر ہرگز ترجیح نہین ہے لیکن خیال رہے کہ چیڑ کے ڈبون مین چارون جانب ہوا کے لئے بہت سے سوراخ کر دیئے جاوین تاکہ گرمیون مین ہوا کا گزر برابر رہے۔ اِن گھرون کو کم سے کم مہینہ مین ایک بار گرم پانی سے دہوکر صاف و پاک کر دینا چاہیئے لیکن جس گھر مین انڈے ہون اوس کو بچّے نکل آنے تک ہرگز نہ ہلانا چاہیئے۔

(۱۰) ہر ایک گھر مین نرم گھانس کا فرش ضرور ہے اور یہ فرش اوس وقت ضرور قابل تبدیل ہے جب کہ اوس مین بیٹ زیادہ نظر آوے اس تبدیل کے وقت بھی انڈون کا مقام نہ ہلایا جاوے۔

بس یہی دس ابواب ہین جن پر احتیاط کے ساتھ عمل کرنے سے کبوتر بہت کم بیمار ہوتا ہے۔ اور انہین دس ہدایات کا نام حفظ ماتقدم ہے۔

امراض کا بیان اور اون کے علاج کی تدبیر

(۱) دوران سر کا شکوہ دورانِ سر کا مرض کبوترون کو اکثر ہوتا ہے یعنی جب کبوتر دانہ کھانے کے بعد پانی پینے کے لیے جھکتا ہے تو معاً لڑکھڑانے لگتا ہے۔ انگریزی کبوتر بازون کا خیال ہے کہ اوس کے دماغ پر کسی قسم کا دباؤ پڑا ہے یا کوئی عصبی کمزوری سے یہ کیفیت پیدا ہوئی ہے اس کا عمدہ اور آسان علاج یہ ہے کہ اوس کے سر کو کسی قدر زخمی کرین اور اوس سے تھوڑا سا خون بہنے دین یا اوس کے تالو پر ایک ہلکی سی جونک لگا دین اس تدبیر سے وہ عارضہ دفع ہو جائے گا۔ اگر علاج مین غفلت کی جاوے گی تو رفتہ رفتہ سبب مرض ترقی کر کے کسی اور صعب طریقہ پر وہ شکوہ ظاہر ہوگا۔

(۲) ضعف بصارت کا مرض بعض کبوتر جوانی مین اندھے ہو جاتے ہین

آنکھہ بظاہر درست نظر آتی ہے لیکن اون کی بینائی مین بہت بڑا نقص ہوجاتا ہے
ابتدا ابتدا مین آنکھہ سے ریزش جاری اور پپوٹے پہولنے لگتے ہین ۔ ان کی
آنکھون کو ابتدا ہی سے دن مین ۳ بار صرف گرم پانی سے بآہستگی دہویا کرین
اور پہر ارنڈے کا تیل پپوٹون کے اطراف لگا دین تاکہ رطوبت غلیظہ خمیدہ اور
آنکھہ کو بند کرنے نہ پاوے ۔ اس زمانہ مین مٹر یا جوار کو اقلاً ۵ گھنٹہ تک
پانی مین بھگو کر کہلانا چاہیئے ۔ دو دن مین ایک بار گرم پانی مین صابون
ملا کر اوس تیل کی چکنائی کو رفع کرنا چاہیئے ۔ خیال رہے کہ کہین وہ صابون
کاربالک سوپ نہ ہے ۔ کبھی کبھی یہ مرض ترقی کر جاتا ہے اور آنکھہ کی
پتلی مین ایک چھوٹا سا داغ پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ وہ ایک سفید چھالے
کی شکل مین ہو کر اوس مین خراش پیدا ہوتی ہے ۔ اس کے لئے مصبر کا سفوف
اوس آنکھہ مین پہونکتے رہنے سے فائدہ ہوتا ہے ۔ ایک انگریزی کبوترباز نے
اس مرض کے دفعیہ کے لئے اپنا تجربہ یہہ لکھا ہے کہ اگر ایک اونس پانی مین

پانچ گرین ہنٹیریٹ آف سلورز کا لوشن تیار کر کے دن مین دو بار اس کا ایک
ایک قطرہ ڈالا جاے تو بہت فائدہ ہوتا ہے - ہمنے اسکا تجربہ نہین کیا

(۳) آنکھون کے پردہ کا مرض | بعض وقت کبوتر کو شدّت سردی سے
ایک باریک سا پردہ دیدون پر آجاتا ہے کبھی کبھی آنکھین بالکل بند ہو جاتی ہین
اور اون سے ریزش رہتی ہے - جب کبھی یہ مرض پایا جاوے تو فوراً گرم پانی سے
رطوبت موجودہ کو صاف کر کے چبایا ہوا نمک اوس کی آنکھون مین تھوکدین
اور ایک جدا مقام پر اوس کو تنہا چھوڑ دین صبح اور شام دو بار عمل جاری
رکھنے سے مرض جاتا رہے گا -

(۴) کان کے ورم کا مرض | کبوتر کے کان مین مواد جمع ہو کر ایک طرح کا
ورم ہو جاتا ہے اور ابتدا ابتدا مین زردی مائل کوئی چیز جمع نظر آتی ہے اور
پھر وہ بہنے لگتی ہے یہ عفونت دار ریزش اوس کے جسم کے اور مقامات پر
بھی جہان کہین لگ جاتی ہے نقصان پہونچاتی ہے لہذا اس کے علاج مین بہت

احتیاط سے کام لینا چاہیئے - ابتدائی حالت مین اوس کو چھیڑنا نہ چاہیئے جب وہ
مادّہ سخت ہو کر مثل ایک تخم کے جمع ہو جاوے تو اوس وقت نیز چاقو سی
اوس کو چیر کر اوس تخم کو جدا کر لینا چاہیئے اور احتیاط کے ساتھ اوس کو فاصلہ
پر پہینکدینا چاہیئے اور مقام جراحت پر نمک کو جلے ہوے تمباکو کے ساتھ ملاکر
بہر دینا چاہیئے - زخم مندمل ہو جاویگا اور پہر وہ مادّہ بڑہنے نہ پاوے گا
اگر ریزش بہنے کی نوبت آجاوے تو تجربہ کاران فرنگ نے اوس کے لیئے
یہ علاج بتلایا ہے اور ہمنے بہی اوس کو مجرّب پایا ہے کہ تہوڑا سا صابون اور
سوڈا گرم کیئے ہوے پانی مین ملاکر اوس مقام کو اسفنج سے دہووین اور اسفنج کو
باہستگی نچوڑتے جاوین اور کبوتر کے سر کو اس طرح سے تہامے رہین کہ وہ
پانی اوس کے مُنہ مین نہ جانے پاوے - ہر روز اسی طرح ایک بار دہویا کرین
اگر مرض مین شدّت نہین ہے تو یہ علاج ازالہ مرض کے لئے کافی ہوگا
ورنہ کاسٹک کا قلم نہایت نرمی کے ساتہ اوس مقام پر پہیر دینا چاہیئے

یہ عمل ایک ہی دفعہ کافی ہوگا۔ ایسے بیمار کبوتر کو ہوادار مقام سے بچانا بہتر ہوگا۔

بعض انگلش تجربہ کاروں کی رائے مین اس مرض کی صورت اوّل الذکر کو چیر کر نکال دینے سے یہ تدبیر بہتر ہے کہ فلرس ارتھہ کو پانی مین گھول کر کان پر ضماد کرین یا ایک دن آڑ وہ پانی اسفنج کے ذریعہ سے کان مین ٹپکاوین۔ اس عمل سے مواد نرم ہو کر نکل آویگا۔ ہم نے اس تدبیر کو مفید نہین پایا۔

کبھی یہی مرض چونچ کے نیچے کے حصہ مین نمایان ہوتا ہے اوس کے لئے بھی علاج متذکرہ بالا ہی مفید ثابت ہوا ہے۔

کبھی کبھی اسی مرض کے اثر سے چونچ کا حصۂ زیرین دراز ہو جاتا ہے، ایسی حالت مین ایک تیز چاقو سے اوس بڑھے ہوے حصہ کو تراش دینا مناسب اور مفید ہے۔

کبہی اسی مرض سے متعدد دانے منہ پر نکل آتے ہین جو گیہون کے دانون سے مشابہ ہوتے ہین۔ اہل دکن نے اس مرض کو مرض تخمہ کہا ہے اور اون کا خیال ہے کہ کبوترون کو یہ مرض گیہون کے زیادہ کہانے سے عارض ہوتا ہے جو کچہہ ہو لیکن اوس کا علاج اوسی طریقہ پر مفید ثابت ہوا ہے جو اوپر بیان ہوا۔ ان دانون کو خام حالت مین نہ چہیڑنا چاہیئے بلکہ پختگی کے بعد اون کے دفعیہ کے تدابیر کرنا چاہیئے ممالک مغربی و شمالی کے کبوتر بازون نے پیر کے تخمون کے دفعیہ کے لئے سردبارود کے ضماد کو پسند کیا ہے جس مین ذرا سا پانی ملا ہوا ہو کئی بار دو دو تین تین دن کے فاصلہ سے ضماد کرنا چاہیئے۔

بعض اوقات مدوّر رسولی کی شکل مین یہی مادہ منہ یا سر یا پنجے کے بیرونی حصون مین جمع ہو جاتا ہے اہل دکن اس کو کپاسی سے موسوم کرتے ہین کپاسی جب پختہ ہو جاے تو اوس کو تیز چاقو سے چیر کر نکال لینا چاہیئے

بعد جلے ہوے تمباکو یعنی گل کو پیسکر بشمول نمک اوس خلا مین بہر دینا چاہیے
جو اخراج مادّہ کے بعد رہ جاتا ہے۔

پرندون کے انگریزی حکیمون نے اس مرض کا نام کینانکر رکہا ہے،
وہ کہتے ہین کہ یہ مرض اگر پایا جاوے اعم ازینکہ وہ کان کے حصہ مین ہو
یا چونچ یا پانوںٓ کی اونگلیون مین اوس کے علاج کے لئے سب سے پہلے،
رطوبت صاف کی جاوے اور پہر ایک حصہ کاربالک اسڈ لیکر اوس مین
۸ حصے گلسیرین شریک کر کے خوب حل کرلین پہر اونٹ کے بالون کے
قلم سے اوس دوا ے محلولہ سے موقع مرض پر ضماد کرین ۔ ایک فوجی پرپین
صاحب نے مؤلف سے کہا کہ اون کے پالے ہوے نامہ بر کبوترون کو اکثر
یہ مرض عارض ہوا اور یہی علاج دفع مرض کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوا

(۵) منہ پکنے کا مرض | یہ مرض کبوترون کو اکثر عارض ہوتا ہے خصوصاً
موسم گرما مین اور نوخیز پاٹہون پر اس مرض کا حملہ اکثر ہوتا ہے بچّون کو

ماں باپ جب دانہ بھرتے ہیں تو اوس وقت کبھی کبھی کوئی سخت اور نوکدار دانہ بچوں کی زبانوں میں خراش پیدا کر دیتا ہے اور وہاں خون زیادہ جمع ہو جاتا ہے اسی طرح جوان کبوتر بھی جب کبھی دھان یا اور کوئی نوکدار دانہ کھا لیتے ہیں تو اون کے منہ یا حلق یا معدے میں خراش لگ کر اوس مقام پر خون کی کثرت ہو جاتی ہے اور پھر وہ مجتمعہ خون تحلیل نہ ہونے کی وجہ سے ریم سے بدلجاتا ہے اور وہی ریم ہے جو سفید یا زرد رنگ میں زبان یا حلق میں جما ہوا نظر آتا ہے اسی کو پرندوں کے لئے منہ پکنا کہتے ہیں۔ اگر اس کے علاج میں غفلت کی جاتی ہے تو کبوتر بہت جلد ضائع ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے لاحق ہونے سے کبوتر دانہ نہیں کھاتا اس لئے کہ دانہ کیسا ہی نرم ہو اس پکے ہوے حصہ میں تکلیف بخش ہوتا ہے اور بے غذائی کی وجہ سے بہت تھوڑے عرصہ میں وہ ناتوان اور ہلکا ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے ایسے بیمار کبوتر کو ایک جدا پنجرے میں منتقل کر لینا

چاہیئے اور پہر اوسی کے ایک بڑے پر سے منہ اور حلق کو اچہی طرح سے صاف کرنا
چاہیئے اور پہر اوسپر طباشیر - گیرو - الایچی کا ہموزن سفوف باہم ملاکر
اوسکی ایک خفیف سی مقدار مُنہ مین ڈال دینا چاہیئے - خیال رکہو کہ اس
عمل کے بعد فوراً کبوتر پانی سے قریب چہوڑ دیا جاوے تاکہ وہ پانی پی کر
سفوف کے بخار کو بٹہا دے سکے ورنہ تنفس کی نالی بند ہو کر تڑپنے لگے گا
پہر سوت کو گلاب اور لیموں کے عرق مین پکا کر کسی نرم پر سے اوس کے
مُنہ اور حلق مین پہیر دین صبح و شام دو بار یہی عمل رہے - اور بہیگے ہوے
چنون کی دال اوس کی غذا مین دیجاوے اگر وہ نہ کہاوے تو باہستگی تہوڑی سی
کہلادی جاوے - ۳ دن مین یہ تدبیر مرض کو زائل کر دے گی - بچّون کو جب
یہ مرض عارض ہو جاتا ہے تو کبوتر اونکو دانہ نہین بہرتے ایسی حالت مین احتیاط
کے ساتہ اون کے مداوا اور غذا کا بندوبست حسب ہدایت بالا کرنا چاہیئے
اور بیمار کو تندرست کبوترون سے جدا رکہنا چاہیئے -

(۶) ناک سے رطوبت بہنے کا مرض بعض وقت کبوتر کی ناک سے رطوبت
بہنے لگتی ہے۔ اس مرض کے زمانہ مین کبوتر سُکڑا ہوا رہتا ہے اور اکثر مُنہ
جھٹکتا رہتا ہے رطوبت کا سلسلہ اوس کے مُنہ سے بھی جاری ہوتا ہے لیکن اکثر
ناک ہی کی رطوبت سے اسکی تشخیص کیجاتی ہے۔ انگریزی کبوتر بازون نے
اس مرض کو برڈس کولڈ کہا ہے یعنی پرندون کی سردی۔ ہندو دکن مین
اسی کا نام سینبا ہے اس مرض کے لاحق ہونے سے کبوتر کی بھوک پیاس زایل
ہو جاتی ہے اور ایک ہی جگہ پر پرون کو پُھلا ے ہوے بیٹھا رہتا ہے۔
ایسی حالت مین اس مرض کا سبب ہواے بارد اور نزلہ ہے مناسب یہ ہے
کہ دن مین کئی بار اسکی ناک کو آہستہ دابکر رطوبت صاف کیا کرین اور پہر
ذرہ سی پھلاوین کی ریزش اوس کی ناک اور چونچ کے بالائی حصہ پر لگاکر
اوس پر چولہے کی سرد راکھہ چھڑک دین اور اگر وہ دانہ بالکل نہ کھاتے تو
خشک چنون سی اون کی تیز نوکون کو دفع کرکے ہاتھ سے کھلاوین یا بھونے ہوے

چنے کہلای جاوین۔ دو تین دن تک اس معالجہ کے جاری رکہنے سے مرض زائل ہو جاویگا۔ ممالک یورپ مین یہ مرض کبوتر ون کے لئے مہلک ہے اور کثرت سے ہوتاہے۔ یورپی کبوتر باز ایک قطرہ ٹنکچر آف اکونیٹ کا ایک چاء کے چمچہ بہر پانی مین ملا کر دن مین تین مرتبہ پلاتے ہین۔ بچون کے لئے اس کی نصف مقدار۔ اور کچھہ دیر کے لئے کبوتر کو گرم پانی کے ظرف مین بٹہاتے ہین پہر پیرون اور بہیگے ہوے پرون کو خشک کر دیتے ہین۔ دکن مین یہ علاج رائج نہین ہے لیکن ہم نے اسپر بہی عمل کیا اور مفید پایا۔

بعض وقت اسی مرض کے زمانہ مین کبوتر کا سر پہول جاتاہے اور ایسا معلوم ہوتاہے کہ اوس مین پانی بھرا ہے۔ ایسی حالت مین گرم گرم پانی جو زیادہ کہولتا نہ ہو دن مین دو تین بار اوس کے سر پر ڈالنا مفید ثابت ہوتاہے۔ ایسے بیمار کبوتر کو ہوا سے بچانا چاہیئے۔ اور گرم گہر مین تندرست کبوترون سے علحدہ رکہنا چاہیئے۔ یہ مرض ساری ثابت ہواہے

جو نسخہ مرکب زہرباد کے لئے آیندہ بیان ہوگا وہ اس مرض کے ازالہ کے لئے بہی مفید ثابت ہوا ہے ۔

(۷) چیچک کا مرض | کبوتروں کی چیچک صرف منہ پر نکل آتی ہے اور چونچ کے اطراف اور آنکہوں اور پلکوں پر پہیل جاتی ہے ۔ یہ ساری مرض ہے یعنی ایک کبوتر کو عارض ہونے کے بعد قریب کے کل کبوتروں میں پہیلجاتا ہے باریک باریک آبلے ابتداءً نمودار ہوتے ہیں اور پہر رفتہ رفتہ بڑہتے جاتے ہیں ۔ اور زرد رنگ کا ایک مواد اونمیں بھرتا ہے ۔ اس مرض سے بعض کبوتر اندہے ہو جاتے ہیں تخمہ کے جس مرض کا تذکرہ ہم آگے کرینگے یہ مرض اوس کے سوا ہے ۔ تخمہ کا علاج آسانی کے ساتہ ہو سکتا ہے لیکن اس عارضہ کا علاج بہت مشکل ہے ۔ تجربہ کاروں نے اس مرض کا ابتدائی سبب سیلانِ خون کی سستی بیان کی ہے ۔ اور اکثر یہ مرض سردی کے موسم اور مرطوب مقام کی وجہ سے عارض ہوتا ہے ۔ گندہ پانی اور مقام کی غلیظ ہوا بہی

اس کا باعث ہے۔ اکثر یہ مرض اون مادہ کبوتریون کو عارض ہوتا ہے جو
انڈون پر بیٹھی رہتی ہین اور باہر کی ہوا کم کھاتی ہین اور اوس وقت عارض
ہوتا ہے جب کہ اون کے بچے نکل آنے کا زمانہ قریب ہوتا ہے رفتہ رفتہ
بچے بہی اسی آفت مین مبتلا ہو جاتے ہین پہر تو کسی طرح اوس کا اثر اس سے
نہین بچ سکتا۔ پہلا چہالہ نظر آنے کے ساتہ ہی اس جوڑے کو تندرست
کبوترون سے جدا کر دینا چاہیئے اور کانڈلیس رڈ فلوئیڈ کا چہڑکاؤ ہر روز
اوس کے گہر مین کرنا چاہیئے پہر کسی تیز نہرنی سے ہر ایک آبلہ کو بحفاظت
پہوڑکر اوس کی ریزش کو گرم پانی اور صابون سے صاف کرنا چاہیئے پہر
کاسٹک کا باریک پنسل لے کر ہر ایک پہوٹے ہوے آبلہ کے مقام پر اوس کو
چہوانا چاہیئے۔ اس عمل کے بعد نر اور مادہ دونون کو کیا شرائل کے چند
قطرے پلانا چاہیئے۔ ہند کے کبوترباز بہی ان آبلون کو پہوڑ دیتے ہین اور
اوس مقام پر پانی مین بہگوئی ہوئی بارود لگا دیتے ہین۔ ہم نے دونون کا

تجربہ کیا ہے۔ اگر مرض رُک جاے اور نئے آبلون کی تولید بند ہو جاے تو
اوس وقت تک اس جوڑے کو تندرست کبوترون مین نہ لانا چاہیئے
جب تک ان کے چہرے بالکل صاف اور درست نہ ہو جائین۔ آنکھہ مین
جو آبلے نکلتے ہین اون کا کوئی علاج ممکن نہین اونکو اون کی حالت پہ
رہنے دینا چاہیے۔ ایسے کبوتر اکثر اندہے ہو جاتے ہین۔

(۸) پھگے کبوتر کے گلے کا عارضۂ خاص | پھگا کبوتر جس کو انگریزی بان مین
پوٹر کہتے ہین مخصوص مرض مین مبتلا ہوتا ہے جو اوس کے گلے سے متعلق ہے
یعنی اوس کا گلا معدہ کے زیادہ بھر جانے سے پہول جاتا ہے اور پھر اوسکی
ہوا خود بخود خالی نہین ہو سکتی یہانتک کہ وقت پر علاج نہ کرنے سے وُہ
مر جاتا ہے۔ اس عارضہ کی روک کے لئے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اوس کا دانہ
ایک خاص مقام پر ایک ٹوکری مین دہرا رہے تاکہ وہ اوس کو کسی ایسے
وقت مین کھا سکے جب کہ اوس کا گلا ہوا سے خالی ہو۔ یہ فطرتاً اپنے گلے کو

ہوا سے بہر لیتا ہے اور کبھی کبھی ہوا کو منہ سے چھوڑ دیتا ہے اور رغبت کے ساتہ دانہ اوسی وقت کھاتا ہے جب کہ اوس کے گلے سے ہوا بالکل نکلجاے اگر ہم اوس کو اپنے وقت مقررہ پر غذا دینا چاہین ممکن ہے کہ وہ اوس وقت نہ کھا سکے اور بہوکا رہے دوسرے وقت کی غذا مین شدّتِ اشتہا سے زیادہ کہالے یا دوسرے وقت بہی کھانے نہ پاوے اسی لحاظ سے کبوتر بازان کلکتہ نے اوس کی غذا کے لئے ایک خاص ٹوکری تجویز کی ہے جس مین دانہ پڑا رہے اور وہ اپنی ضرورت کے وقت پر جس سے الحاصل جب کسی بے اعتدالی کی وجہ سے وہ دانہ زیادہ کہالیتا ہے اور پہر اوس کے گلے مین ہوا بہر جاتی ہے تو وہ اوس کو آسانی کے ساتہ خالی نہین کرسکتا۔ بسا اوقات وہ تڑپ تڑپ کر مرجاتا ہے۔ اگر وہ اس مجبوری مین گرفتار ہو جاے تو اوس کو ایک لانبے پائنتابے مین جس کے سر کا حصہ قطع کردیا گیا ہو دُم کی جانب سے داخل کرین اور پہر اوس

پانسا بے کو اولٹا لٹکا دین تاکہ معدہ سے کسی قدر غذا خود بخود نکل آوے
بعض انگلش کبوتر بازون کی راے ہے کہ ایک تنگ صندوق یا ٹوکری
مین کسی قدر بہوسہ بہر دین اور پہر اوس کبوتر کو اوسمین سیدہا کہڑا
کر دین اور بازؤن سے بہی بہوسہ بہر کر صرف اوس کے منہ اور سر کو
خالی رکہین تاکہ اوسکو حرکت کرنے کا موقع نہ ملے - پہر کسی سرپوش سے
اوس صندوق کو بند کر دین اور ۶ گہنٹہ تک اوس کو اسی حالت مین رکہین
بہوسہ کی دباوٹ کی وجہ سے معدہ کا راستہ منہ کے مقابل ہو کر کچہہ غذا
خارج ہو گی اور گلے کی بہری ہوئی ہوا بآسانی نکل آوے گی - اگر اس سے
بہی کچہہ فائدہ نہ نظر آوے تو گرم دودہ کا ڈلیور آئل کے چند قطرون کے ساتہ
ایک چہوٹی سی قیف کے ذریعہ سے اوس کے معدہ مین پہونچا دین اور پہر
اوسی صندوق مین اوسی طریقہ پر بند کر دین جس کا ذکر اوپر ہوا - اگر اس
تدبیر سے بہی کامیابی نہ ہو تو معدہ کو چیر کر غذا خارج کر دینا چاہیئے اوسی

طریقہ پر جس کی صراحت قصور ہضم کے مرض مین کی گئی ہے۔

(۹) پکھوٹے کے چھالے کا مرض بعض کبوتر دفعتاً اپنے ایک پکھوٹے کو لٹکا دیتا ہے اور اُڑنے سے معذور نظر آتا ہے ایسے کبوتر کو جب آپ دیکھو گے تو اوسکے پکھوٹے مین پرون کے اندر۔ اوپر یا نیچے کے حصہ مین ایک چھالا نظر آوے گا۔ اول علاج یہ ہے کہ اوس کے اطراف کے پر نوچدو اور پھر اوس بازو کے اکثر بڑے پرون کو اکھاڑ ڈالو پھر اوس چھالے کو سوئی سے پھوڑ کر پھلاوین کی ریزش اوس مقام پر خوب پھیلا کر لگا دو اور اوسپر چولہے کی راکھ جما دو غذا بھیگی ہوئی دیا کرو۔ اوسکو تندرست کبوترون سے جدا رکھو۔ کبھی کبھی گُڑ اور گرم پانی کا مسہل دیا کرو اور چار دن مین ایکبار پھلاوین کی تجدید کرو۔ دو تین مہینہ مین یہ عارضہ دفع ہوگا بعض کبوتر جو اس عارضہ مین مبتلا ہوے تو تندرستی کے بعد بھی سالہا سال تک اون کے پکھوٹے پر کچھہ نہ کچھہ اوس کا اثر رہا ہے۔ تجربہ کاران

فرنگ کی راے ہے کہ یہ مرض کبوترون کے لئے بہت صعب ہے۔ نا بکہ
کبوترون کو ہمیشہ کے لئے بیکار کر دیتا ہے اور یہ چہالہ درحقیقت ایک زہریلا
پہوڑا ہے جس کے علاج پذیر ہونے کے بعد بہی اوس بازوین پرواز کی وہ
کیفیت باقی نہین رہتی جو حالت تندرستی مین تہی۔

(۱۰) ورم معدہ کا مرض بعض کبوترون کا بحالت تندرستی معدہ بڑہا ہوا
نظر آتا ہے گرچہ وہ اڑتے پہرتے کہاتے پیتے ہون لیکن معدہ کی غیر معمولی بڑہاوٹ
دراصل مرض کی ابتدا ہے اور رفتہ رفتہ کوئی خطرناک عارضہ مین مبتلا کر دیوالی
ہے ورم معدہ کو بنفسہ ایک عارضہ سمجہو اور علاج سے ہرگز غفلت نہ کرو
مناسب یہ ہے کہ آہستگی کے ساتہ ایسے کبوتر کے پوٹہ پر کے بال چن لو تا کہ جلد
نظر آنے لگے پہر اوس جلد پر اوسی کی تازہ بیٹ کا ضماد کر دو جب وہ خشک
ہوکر جہڑ جاے تو گرم پانی سے اوس مقام کو دہو کر پہر اوسی طرح ضماد کرو
اسی عمل کو اوس وقت تک جاری رکہو جب تک اوسپر پر و بال آجاوین

اوس کے بعد نمک مین گرم کیا ہوا گلاب ہر روز دوپہر مین ذراسا پلایا کرو
امید ہے کہ یہ مرض اس تدبیر سے جاتا رہے گا۔

(۱۱) قُرّہ کا مرض | کبوترون کے کل امراض مین یہ مرض دیرپا ہوتا ہے
احتیاط کے ساتھ علاج کرنے پر بہی مہینون تک اسکا سلسلہ جاری رہتا ہے
اس کا اصلی سبب رطوبات غلیظہ کا جمع ہونا اور تنفس کی نالیون کا متورم
ہونا ہے۔ حالت مرض مین قرقراہٹ کی آواز اوس کے حلق سے نکلتی رہتی
ہے۔اس عارضہ کا مریض کبوتر دانہ پانی بخوبی کہاتا ہے لیکن قرقراہٹ
برابر جاری رہتی ہے جس پیالے سے ایسے بیمار کبوتر نے پانی پیا ہو اوس مین
تندرست کبوترون کو ہرگز پانی نہ پلانا چاہیئے۔اور عمدہ بات یہ ہے کہ
ایسا مریض کبوتر جدا مقام پر رکہا جاوے جب تنفس کی تنگی زیادہ ہوجاتی
ہے تو دفعۃً ہلاک ہوجاتا ہے۔اس مرض کے ازالہ کے لئے بہت سی علاجات
بیان ہوئے ہین سرسری علاج جس کو ہم نے نہایت مفید پایا ہے وہ یہ ہے

کہ ہر روز شام کے وقت بیمار کبوتر کے حلق مین تہوڑی سی جلے ہوے چوہے کی مٹی ڈالدین اور گلروندے کے پتّے کو نمک کے ساتہ ملاکر نچوڑین اور اوس کے عرق سے ۴ قطرے بیمار کے حلق مین ٹپکاوین اور فوراً اوسکو اوس کے گہر مین بند کر دین یہ سلسلہ علاج کا مہینون جاری رکہین جب مرض گھٹتا ہوا نظر نہ آوے تو اس علاج کے علاوہ دوپہر مین ایک بار جلا ہوا گڑ اکو پیس کر سفوف نمک کے ساتہ تہوڑا سا کھلایا کرین ۔ اور بیمار کبوتر کو سرد مقام اور سرد ہوا سے بچاے رکہین ۔

(۱۲) قصور ہضم کا مرض یہ مرض درحقیقت زہرباد کے خفیف سے اثر سے لاحق ہوتا ہے اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ معدہ دانہ سے بھرا ہوا اور سخت اور کبوتر سست نظر آتا ہے اس کی فوری تدبیر یہ ہے کہ اس کے معدہ مین پانی زیادہ پہونکین اور پہر اوس کی چونچ مین ایک کاڑی لگا کے منہ کھولین اور حفاظت کے ساتہ اوس کے سر کو تہام کر دانہ کو جہٹک دین

تا آنکہ معدہ بالکل خالی ہو جاے پہر گلاب کو نمک کے ساتہ گرم کر کے اوس کے
معدہ مین بہر دین اور ایک گھنٹہ کے بعد زہر باد کی ایک گولی یا بکرے کے
پستے مین خشک شدہ کالی مرچ یا زیرہ کھلاوین اور صرف گلاب دو تین بار پلاوین
اور بیمار کو ایک الگ پنجرے مین رکہین اور بہیگا ہوا نرم دانہ اوسوقت تک
اوس کے قریب نہ رکہین جب تک وہ بہوک سے نہ تڑپے پہر بقدر ضرورت چند
دانے کھلاوین اور بتدریج خوراک بڑہاتے جاوین۔ اس بات کا سخت لحاظ
رہے کہ اس کے معدہ سے نکلا ہوا دانہ دور پہینک دیا جاوے تاکہ تندرست
کبوتر اوس کو نہ کہالین اور خود زہر باد مین مبتلا نہ ہو جاوین۔ اس مرض کا
مریض کبوتر ایک ہفتہ کے کامل علاج اور نگرانی سے درست ہوتا ہے۔

کپتان وِلسن کی راے ہی کہ بعض وقت جبکہ دانہ پہولجاتا ہے اور معدہ متوّرم
ہو جاتا ہے تو قی کے ذریعہ سے وہ نکل نہین سکتا اور دانہ کی عفونت اور زہریلا
اثر منٹون مین کبوتر کو ضائع کر دیتا ہے لہذا مناسب یہی ہے کہ اوس کے

پوٹہ پر عمل جراحی کر کے دانہ نکال لیا جاوے اور بہیہ تے کی تکلیف اور ناقابل اطمینان نتیجہ کے مقابلہ مین بہت آسان ہے۔ آپ فرماتے ہین کہ پوٹہ کے ایک جانب کے پر و بال آہستگی سے اکہیڑ دو تاکہ پوست نظر آنے لگے پھر اوس کو ترچھے رخ سے چیر دو اور تمام دانہ نکال لو اور گرم پانی سے بذریعہ پچکاری پوٹہ کو دہو ڈالو پہر زخم کو سی دو اگر دانہ مین سڑنے کے علامات شروع نہ ہو چکے ہون تو سمجہہ لو کہ کبوتر بچ جاویگا ورنہ سراوٹ کا اثر اوسکو ضائع کر دیگا۔ خیال رکہو کہ یہ زخم دوہری جلد پر ہے سیتے وقت اول معدہ کے زخم کو باریک سوزن اور ریشم سے سیکر پہر بالائی جلد کو سینا چاہیے پہر اس زخم پر کیا نڈیس رڈ فلوئڈ کا ضماد کرو۔ اس عمل جراحی کے دو گھنٹہ بعد گاڑہی اور شیر گرم آش جو پلادو اور اوس کے بعد بہی ابلا ہوا نرم دانہ دیا کرو۔ اس علاج کے بعد بہی اگر کبوتر کے منہ سے بدبو آنے لگے تو تہوڑا سا کوئلہ کا سفوف غذا سے قبل کھلایا کرو۔ ہم نے خود اس جرّاحی عمل کو کیا ہے

اور مرض لاحقہ سے کبوتر کو نجات ملی ہے ۔

(۱۳۳) لنگڑے پن کا شکوہ بعض وقت آپ دیکھو گے کہ کبوتر کے پیر مین لنگ پیدا ہوا ہے وہ رہ رہ کر اپنے ایک پانون کو اٹھا لیتا ہے اور صرف ایک پیر پر کھڑا رہنے کی کوشش کرتا ہے یہ اوس ٹکر کا نتیجہ ہے جو کبھی کبھی اڑتے ہوے کسی دیوار یا صندوق یا لکڑی سے وہ ٹکرا جاتا ہے اس ٹکر کی وجہ سے یا تو اوس کے تلوے مین چوٹ لگجاتی ہے یا پیر کی نلی مین یا پانون کی کسی اونگلی مین ۔ انگریزی کبوتر بازون نے ٹنکچر ایوڈین کے ضماد کو مفید قرار دیا ہے اور اہل ہند و دکن افیون کا لیپ یا بہلاوین کے لگانے کو مفید خیال کرتے ہین ۔ دونون علاج مفید ثابت ہوے ہین لیکن یہ لیپ پانون کی نلی اور تلوے اور انگلیون پر کیا جاوے اس لئے کہ اس بات کی تشخیص بہت مشکل ہے کہ اصلی چوٹ صرف پیر کی نلی مین ہے یا تلوے مین یا انگلیون مین ۳ دن تک اگر درد کا اثر باقی رہے تو پھر اسی علاج کو دُہرانا چاہیئے ۔

(۱۴) زہر باد کا علاج | عارضہ زہر باد کبوتر کو منٹوں میں ہلاک کر دیتا ہے

لہذا تجربہ کاروں کی رائے ہے کہ اس خاص مرض کے لئے اس کی دوا مرکب ہمیشہ تیار رکھی جائے اور موقع ملنے پر فوراً کھلائی جائے۔ ہمارے تجربہ میں تشخیص مرض سے پہلے اکثر کبوتر ہلاک ہوئے ہیں۔ اس مرض کی تشخیص بہت مشکل ہے۔ ایک تندرست کبوتر دفعتہً پھڑکنے لگتا ہے اور کبھی بیٹھ کر آنکھ بند کر لیتا ہے۔ ہماری رائے میں خفیف سے آثار کے معلوم ہونے پر بھی اس کی دوا جو تیار رکھی جاوے گی فوراً کھلا دینا چاہیئے۔ اگر در اصل یہ مرض نہیں ہے تو اس حالت میں بھی یہ دوا مضر نہ ہو گی۔ اگر اتفاقاً یہ مرض رات میں واقع ہوتا ہے تو صبح کبوتر اپنے گھر سے مرا ہوا ملتا ہے اور کبھی گھر سے باہر نکلتے ہی تڑپ کر مر جاتا ہے۔ اس مرض کا لحوق اکثر سردی کی فصل میں پایا گیا۔ اسی لئے محتاط لوگ اس موسم میں ہفتہ وار اپنے کل کبوتروں کو ایک آسان نسخہ بلا ضرورت بھی دیا کرتے ہیں۔ ہمارے تجربہ

ہین وہ نسخہ اس مرض کے لئے اعلیٰ درجہ مین حفظ ماتقدم کا کام کرتا ہے یعنی بکری کے ایک پتی مین تہوڑا سا زیرہ بہر دو اور نیز تہوڑی سی کالی مرچ بہر اوس کیسہ کو خشک کرلو اور اوس زیری اور کالی مرچ کو جو تیری کر فصلہ مین خشک ہوی ہون اوسی کیسہ مین محفوظ رکہو اور سردی کے موسم مین فی کبوتر دو تین دانے زیری کے اور کبہی ایک دانہ کالی مرچ کا جو چند ریزے کیا ہوا ہو کھلا دو۔ اگر باوجود اس کے زہرباد کے آثار نظر آوین اور اوس کے منہ سے سبز پانی بہنے لگے تو فوراً اوس نسخہ کا استعمال کرو جس کی تیاری کی ترکیب ذیل مین بیان ہوئی ہے۔

کالی مرچ تولہ ستوا سونٹھ تولہ لونگ کا چورا تولہ پپلی دراز تولہ پیپلی خرد تولہ زردچوب بختہ تولہ رسوت تولہ گوگل تولہ سہاگہ مرکب ۲ ماشہ زعفران ۲ ماشہ دہتورہ کا پہول تولہ بیخ دہتورہ کا عرق تولہ ادرک کا عرق تولہ شہد خالص قدرے کالی مرچ۔ سونٹھ۔ لونگ کا چورا

پیلی خردو بزرگ ۔ گوگل ۔ زرد چوب ۔ رسوت ۔ ان سب کو کوٹ کر سفوف کر لین اور چھان لین ۔ پھر سہاگہ کو پانی مین جوش دین پھر دھتورہ کی جڑ اور ادرک کو کوٹ کر اوس کا عرق نکال لین پھر گل دھتورہ کو ان عرقیات مین ڈال دین اور اوسی مین تیار سفوف کو ملا کر شہد کی شرکت کے ساتھ مونگ کے برابر گولیان بنالین اور ضرورت پر ایک گولی کھلا دین شدید ضرورت پر ۲ گھنٹہ کے فاصلہ سے ایک دن مین دوسری گولی بھی دی جا سکتی ہے ۔ اس نسخہ کی صرف ایک گولی مرض سینیا کے لیے بھی بہت مفید ثابت ہوئی ہے ۔

(۱۵) مرض فالج کبوترون کو فالج کا مرض یا تو دل پر ہوتا ہے یا پکھوٹون پر یا پیرون پر ۔ صورت اول مین کبوتر فوراً ہلاک ہو جاتا ہے ۔ بسا اوقات یہ دیکھا گیا کہ تندرست کبوتر اوس کے گھر مین بند کیا گیا اور صبح مردہ نکلا ۔ بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ اوس کو بچھو نے کاٹ لیا لیکن اوس کے بند

گھر مین کہین بچھو کا وجود نہین ہوتا۔ ہماری راے مین دراصل وہ مرض فالج یا زہرباد سے مرکب ہے۔ بلکہ صرف مرض فالج سے۔ اس لئے کہ زہرباد جب بند گھر مین ہوتا ہے تو صبح تک وہ گھر کی گرمی کی وجہ سے کچھ سنبھلا ہوا رہتا ہے اور صبح باہر نکلتے ہی تڑپ کر جان دیتا ہے برخلاف فالج کے جب کہ او دل پر گرتا ہے تو وہ اوسیوقت فیصلہ کردیتا ہے پس یہ مرض دل پر گرنیکی حالت مین لاعلاج ہے۔ اگر پکھو ٹون پر گرتا ہے تو پکھوٹے لٹک جاتے ہین اور وہ اڑنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ پیرون پر گرتا ہے تو بیٹھ جاتا ہے ایسے مریض کبوتر کو فوراً ایک جدا گھر مین بند کردینا چاہیئے ورنہ تندرست کبوتر اوس کو مادہ بناکر کھندل کھندل کر مار دیتے ہین۔ اسکا بہترین علاج یہ ہے کہ تھوڑا سا گوکل گھی مین تل کر ایک چنے کے دانہ کی مقدار مین فوراً کھلا دین اور شام مین نصف چنے کے برابر ہینگ یا آدھی مونگ کے مساوی مشک کھلا دین اور پیرون کے گھٹنون اور پنجون مین ہلا دین کی زیرشس

لگاکرا وسپر راکھہ چھڑک دین اور اگر مرض کا حملہ پھکوٹون پر ہی تو بالآخر نکے
اندرونی حصہ پر پھیلاوان لگاکرا وسپر راکھہ جما دین۔ان دونون تدابیر
خارجی و داخلی سے مرض دفع ہوجاویگا۔اور دو تین دن اسی طرح پر عمل کرنے
مرض زائل ہوجاویگا۔اس مرض کے کبوتر کو دانہ پانی اوس کے قریب کہنا
چاہیئے اور صرف ایک بار کھلانا چاہیئے۔خشک دانہ کے مقابلہ مین وہ چنے
زیادہ مفید ہین جو اُبلے ہوئے ہون۔پانی کم دین۔ہوا کے رخ پر اوسکو
نہ رکھین۔یہ مرض جب پکھوٹون پر عارض ہوتا ہے تو بہت دنون مین
زائل ہوتا ہے۔پیرون کا اثر بہت جلد زائل ہوجاتا ہے۔لیکن مفلوج کبوتر
درست ہونے کے بعد بھی خفیف سی سردی سے پھر مریض بنجاتا ہے اگر موسم
سرما مین اوسکی نگرانی ضرور ہے اور بلا اعادہ مرض سرد موسم مین اوس کو
ایک خوراک مشک یا ہینگ کھلانا چاہیئے۔اس مرض کے لاحق ہونیکے
بعد اکثر تجربہ کارون کا خیال ہے کہ پرواز کی قوت زائل ہوجاتی ہے اگرچہ

وہ اُڑتا پہرتا ہو لیکن جفتی کے لئے جست نہین کرسکتا۔ یہ مرض مادہ کو زیادہ مضرت بخش نہین ہے برخلاف اوس کے نرکو زیادہ مضر ہے۔

(۱۶) سوکے کا مرض | یہ مرض درحقیقت دقّ الحمام ہے اس کی اصلی وجہ معدہ کی حرارت شدیدا ور غذا کی کمی ہے اور اشتہا کی سقوط سے ابتدا مین کبوتر دانہ کم کھاتا ہے اور دُبلا ہونے لگتا ہے اور اس کے سینہ کی ہڈّی نمایان ہوتی ہے اور پہر وزن ہلکا ہو جاتا ہے اور آخر پر سست بیٹہا کرتا ہے تولید خون کم ہو جاتی ہے اور خون صالح بہی فاسد ہونے لگتا ہے۔ اس کے پروبال کی پرورش کم ہونے لگتی ہے۔ اکثر حصہ کے بال جہڑنے لگتے ہین۔ تجربہ کاران فرنگ کی رائے ہے کہ ایسے بیمار کبوتر کو سب سے پہلے دُم کے پر نوچ دینا چاہیئے پکوٹہون سے بہی کچھہ بیکار پر نکال دینا چاہیئے لیکن پرواز کے پرون کو رکہہ چہوڑنا چاہیئے تاکہ اوس کی مشق مین خلل نہ واقع ہو پہر روغنی تازہ روٹی کی گولیان یا بہیگے ہوے چنون کو ہاتہ سے کہلانا چاہیئے اور دوپہر کے وقت

نمک مین گرم کیا ہوا گلاب ایک دفعہ پلانا چاہیئے۔ دو تین ہفتہ مین اس طریقہ عمل جاری رکہنے سے وہ کسی قدر درست نظر آویگا اور ناتوانی کم ہوگی اور بتدریج قوت بڑہے گی۔ انگریزی کبوتربازون کا خیال ہے کہ پیٹ مین سوزش ہونے سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔ یا جگر کے بڑہجانے سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اکثر یہ مرض آغاز سرما مین لاحق ہوتا ہے۔ پیٹ کا رنگ سبز اور سفید اور رقیق دست آتے ہین۔ اون کی رای ہے کہ روٹی کی گولیان سفوف گندک کا ذرہ دو کر کے کہلائی جاوین اور راله اور باجری اوس کے قریب رکہہ چہوڑین تاکہ اپنے منہہ سے بہی کچہہ کہا سکے۔ اور پہر ہفتہ مین ایک بار ایک چاے کے چمچے کی چوتہائی کے برابر کیاسٹرائل اس کو پلایا کرین۔ اور اوس کے پینے کے پانی کو اول جوش دیکر ٹہنڈا کر لیا کرین۔ اگر زیر ورم نظر آوے یا وہ مقام پک جاے تو اوس مقام کے بال صفائی سے کتر ڈالین او کہیڑنے کا کبہی ارادہ نہ کرین۔

کپتان جوزف کا تجربہ ہے کہ اون کے نامہ بر کبوترون مین جب یہ مرض

پہیلا تو انہون نے صرف اہتمام غذا سے اوس کا علاج کیا۔ اول بیمار کبوترون کی صرف ڈمین نوچدین اور پہر چاول کو دودہ مین جوش دیکر جہان تک ہوسکا نچوڑا اور اوس دودہ مین مساوی الوزن آٹا شریک کیا پہر اس کل کے ایک چوتہائی کے وزن مین کاڈلیور آئل اوس مین ملایا اور مجموعہ مین سے مٹر کے دانہ کے مقدار مین گولیان بنالین اور ایک دن بیچ ۶ گولیان ۱۰ دن تک فی کبوتر کہلائی گئین معمولی دانہ کے ساتہ دوان گولیون کا استعمال کراتے تہے اس تدبیر سے سوکے کا مرض بالکل جاتا رہا اور کبوتر وزنی اور تیار ہوگئے بعض کبوتر البتہ دس دن کے بعد ہی مریض نظر آیے اون کے لئے یہ تدبیر کی گئی کہ انڈے کو اچہی طرح اوبال لیا اور پہر روٹی کے ٹکڑون کے ساتہ اوسکو ملاکر مجموعہ کا باریک قیمہ کرلیا اور اوس سے بقدر دانہ مٹر گولیان بنالین اور دن مین دو مرتبہ چار چار گولیان ہر ایک بیمار کبوتر کو ایک ہفتہ تک دی گئین ان گولیون سے رہی سہی بیماری رفوچکر ہوگئی۔ آپ کی رائے

کہ اگر اس زمانہ علاج میں وہ صاف طور پر بیٹ نہ کریں تو اونہیں گولیوں کو
گندک کے سفوف میں لپیٹ کر دیا جاوے ۔

(۱۷) قبض کا عام شکوہ تجربہ کاروں کا خیال ہے کہ یہ مرض اُمّ الامراض
ہے ۔ اگر کوئی ہوشیار شخص ہمیشہ اس پر خیال رکھے اور اس کے دفعیہ کی تدبیر
کرتا رہے تو کبوتر بہت کم بیمار ہوں گے ۔ ہر صبح جب اون کے گہر کہولے جاویں
تو عادتاً وہ اوّل بیٹ کرتے ہیں جس کبوتر کو بیٹ کے وقت کیلتا ہوا دیکھو
جس کی علامت سبز رنگ کے ورم سے فوراً معلوم ہو جاتی ہے ۔ یا کم بیٹ کرتا ہوا
پاؤ تو فوراً اوس کو دانہ دینے سے پہلے تہوڑا سا گُڑ ایک دو چنے کی مقدار میں
کہلاکر گرم پانی اوس کے معدہ میں پہونک دو ۔ یہ علاج ایک دو دن کے فاصلہ سے
دو بار عمل میں لانے سے اوس کے معدہ پر اثر ہوگا اور اس سہلی عمل سے اوسکا
معدہ صاف ہو جاویگا ۔ انگریزی کبوتر بازوں نے کیا سٹر آئل السم سالٹ
یا جالب کی خفیف سی مقدار دینے کی ہدایت کی ہے ۔ لیکن ہمارا تجربہ

وہی ہے جس کو پہلے بیان کیا۔ وہ کہتے ہین کہ ان تین مسہلہ ادویہ سے بعض کبوترون کو بعض دوا مفید ہوئی ہے اور بعض کو بعض لہذا قوّت تمیزی سے بدل بدل کر کام لینا چاہیئے۔

(۱۸) اسہال کا مرض بعض کبوترون کو خود بخود بیٹ کی کثرت ہوجاتی ہے اور اس کو انگریزی کبوتر بازون نے ڈیرٹا کہا ہے۔ اون کی راے ہے کہ باوجود اسہال تھوڑا سا ابسم سالٹ کہلا دینے سے کچھ دیر تک تو اسہال مین زیادتی نظر آتی ہے لیکن پھر دست رکجاتے ہین۔ اگر اسہال مین خون بھی پایا جاوے تو دواے متذکرہ بالا کے استعمال سے ۶ گھنٹہ کے بعد ۳ قطرے لاڈنم ایک چاے کے چمچہ برابر پانی مین ملاکر پلا دینا مفید ثابت ہوا یا اوسی کو آش جو مین شریک کرکے دینا چاہیئے۔ لیکن دکن مین ایسی حالت مین اول گُڑ کی ایک گولی چنے کے برابر گرم پانی کے ساتھ کہلائی جاتی ہے اور پھر آدھی مونگ کے برابر افیون دیجاتی ہے یہ تدبیر بہت مفید پائی گئی ہے۔ دونون علاج کے اصول ایک ہین۔

(۱۹) پیچش کا مرض بعض کبوترون کو سخت پیچش ہو جاتی ہے وہ خون کی بیٹ کرتے ہین اور بہت کم عرصہ مین ناتوان ہو جاتے ہین۔ بہترین علاج اس کا یہ ہے کہ جب کہ اجابت مین خون کے آثار ظاہر ہون تو اون کو چند قطرے ارنڈی کے تیل کے پلاوین اور بہرالایچی کے دانے اور سبزہ کے بیج کے سفوف کو گیرو کے سفوف مین ملا کر صبح و شام ایک ایک چٹکی اس مرکب سفوف کی بیمار کبوتر کو کہلایا کرین اور کہلانے کے ساتہ ہی اوس کو پانی پلاوین۔ جب پیچش کے دست بڑہ جاوین تو بیل پہل کا سفوف بہت ہی کم مقدار مین کتھے کے سفوف کے ساتہ کہلا دین اس سے پیچشی دست فوراً رک جاوین گے۔

(۲۰) انڈا پیٹ مین ٹوٹنے کا مرض مادہ دار کبوتریون کو جن کے پیٹ مین انڈا ہو داب کر پکڑنے یا اون کی دم پر جہٹکا لگنے سے کبہی انڈا اندر ہی اندر ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اوس کی علامت یہ ہے کہ وہ فوراً دُم جہکائے ہوئے

سُست کھڑی ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت مین اوسی وقت اوس کو گڑ اور گرم پانی کا مسہل دیدینا چاہیئے اور ایک دن آڑ دوسرا مسہل بہی۔ بسا اوقات باوجود اس علاج کے ایسی کبوتریان ضائع ہو جاتی ہین بخصوص ایسی حالت مین جب کہ علاج کرنے مین غفلت اور تاخیر ہوئی ہو۔ ایسی مریض کبوتر کو تندرستی کے بعد بہی دو مہینہ تک نر سے علاحدہ رکہنا چاہیئے۔

بعض کبوتریان صرف ہرج سے دُم جہکائے ہوے کھڑی رہتی ہین اور انڈا صحیح اور سالم اون کے ماوے مین رہتا ہے۔ ہوشیار کبوتر باز انڈے کی سلامتی کو چہو کر معلوم کر لیتے ہین۔ ایسی حالت مین مُسہل دینا مناسب نہین ہے۔ انڈے کے ٹوٹنے کے بعد بیٹ سے بہی اوس کی تشخیص ممکن ہے جس مین بعض اجزا شکستہ انڈے اور چہلکے کے نظر آتے ہین اسہالی دوا ایسی خاص حالت مین بہت مفید ہوتی ہے۔ پوربی کبوتر باز ایسی حالت مین جمال گوٹہ کے مسہل کو زیادہ بہتر خیال کرتے ہین لیکن ہم نے اس کو کبہی مفید نہین پایا۔

البتہ بعض بعض وقتون مین گُڑ اور گرم پانی کا سہل مفید ثابت ہوا ہے

(۲۱) کانچ کا مرض

یہ مرض اکثر کبوتریون کو ہوتا ہے اور خصوصاً اون کبوتریون کو جو پہلے پہل انڈا دین اور باتفاق انڈا کسیقدر بڑا ہو - بات یہ ہے کہ پاٹھی کبوتریان اکثر فطرتاً پہلا انڈا بہت چھوٹا دیا کرتی ہین لیکن اگر اتفاقاً پہلا انڈا چھوٹا نہ ہوا تو اکثر کانچ کا مرض عارض ہو جاتا ہے یعنی اندرونی جسم انڈے کی کلانیت کی وجہ سے باہر نکل آتا ہے اگر فوراً اوسی روز جسرو قت یہ مرض عارض ہوا ہے علاج کا آغاز نہ ہو جاے تو پہر وہ کبوتری انڈے دینے سے معذور ہو جاتی ہے یعنی ہر جھول مین اسی مرض کا دورہ ہوتا ہے جس سے اکثر کبوتریان ضائع ہو جاتی ہین - بہترین علاج اس کا یہ ہے کہ فوراً آہستگی کے ساتہ اوس کے جسم کو داخل کردین اور پہر تہوڑی سی مسّی اوس مقام پر دابدین اور ہر روز صبح مین ایک بار اوس مقام کو نہایت سرد پانی سے جس مین کتّھا ملا ہو دہو کر نئی مسّی دابا کرین - یہ عمل ایک ہفتہ تک

برابر جاری رکھنے سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اسی زمانہ علاج مین دانہ ہمیشہ کم دین اور ایک گڑکی گولی بہی کھلا وین اور اس علاج کے بعد اوس کبوتر کو کم سے کم ۳ مہینہ تک نر سے جدا رکہین تا کہ کامل صحت تک پہر انڈا دینے کی نوبت نہ آوے۔ ہندوستانی کبوتر بازون کی راے ہے کہ ایسی کبوتری کو کسی بڈہے نر سے ملا دینا چاہیئے جس مین جفتی کی طاقت نر ہی ہو تا کہ انڈے دینے کی نوبت نہ آوے کیونکہ تنہا رکہنے سے اکثر پیا کا مرض لاحق ہوتا ہے۔

(۲۲) عُقم کا مرض | یہ مرض بہت قوی ہوتا ہے اسکے کئے مدارج ہین بعض پاٹہی کبوتریان ابتدا ہی سے انڈے نہین دیتین اور بعض ایکدفعہ بار انڈے دیکر رکجاتی ہین اور بعض زیادہ جہولون کے بعد رک جاتی ہین۔ صورت اول و آخر کو اہل دکن و ہند پیا کہتے ہین اور صورت دوم کو ماوے کا نقص صورت اول و دوم کے اسباب مختلف پاے گئے ہین بعض وقت چربی کی زیادتی اور کیچوون کی تولید سے یہ بات پیدا ہوتی ہے صورت ثالث

اکثر مادے کے ضعف کی وجہ سے صورت اول و سوم کی بڑی علامت یہ ہے
کہ کبوتری کا حصہ زیرین بالیدہ اور سخت اور متورم محسوس ہوتا ہے۔
نیا شخص اوس کی نسبت یہ خیال کرتا ہے کہ یہ آج ضرور انڈا دے گی۔
صورت سوم مین یہ بات بالکل نہین پائی جاتی۔ اس مرض کی مریض
کبوتریان ہمیشہ اپنے گھر مین بیٹھی رہتی ہین معلوم ایسا ہوتا ہے کہ گویا انڈے
سے رہی ہین۔ اور ہمیشہ نر کے ساتھ جفتی کرنے کی راغب رہتی ہین۔ اور اکثر یہ
دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنے جوڑے کی پابند نہین ہین جس نر کو دیکھا اوسکے آگے
دب گئین۔ بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ ان کبوترونکے پیٹ کے نیچے اورون کے
انڈے دڑا دیئے گئے ہین اور وہ برابر اون کو سیتی رہی ہین۔ اور جب بچے
نکل آتے ہین تو وہ اور اون کا سادہ لوح نر برابر اون کو پالتا ہے۔ اہل ہند نے
ایسے جوڑون کا نام دایہ رکہا ہے۔ صورت اول و دوم کے علاج مین مختلف
تدابیر سے کام لینا چاہیئے۔ اول اول تو اون کی خوراک مین ۱۵ دن تک دھان

دیئے جاویں اور پہر کسی ایک دن آدہی گرین سانٹونین اور پہر اوس کے دوسرے
دن گرڑ اور گرم پانی کا مسہل اور پہر دس بارہ دن چنون اور جوار کی غذا
اور پہر وہی سلسلہ علاج کا جو اوپر بیان ہوا۔ اس عرض مدت مین مادہ بیمار کو
نر سے جدا رکہنا چاہیئے۔ دو تین دفعہ یہی سلسلہ علاج کا جاری رکہنے کے بعد
اوس کو مسورا اور باسی روغنی روٹی کی گولیان کہلا کر نر کے سات ملا دین
اور ابتدائی حالت مین اوس کے نیچے دوسرون کے انڈے دڈرا دین۔
اگر اتفاق سے اون کے بچے نکل آوین اور یہ اون کو پال لین تو اونکے بڑے
ہو جانے کے بعد یہ ضرور خود بہی انڈے دیتی ہین۔ اکثر ایسی مریض کبوتریان
اس علاج کے بعد صرف ایک انڈا دیتی ہین۔ لیکن ضرور ہے کہ فوراً وہ انڈا
پہینک دیا جاوے اور دو تازے انڈے اون کے نیچے رکہدیئے جاوین
تاکہ اون کے بچے نکل آوین اور وہ اون کے پالنے مین کسی قدر دبلی ہوجاوین
اسی تدبیر سے اکثر کبوتریون کو ہمنے بہتے ہوے پایا ہے۔ صورت ثالث کا

صرف ایک ہی علاج ہے یعنی کبوتروں کے انڈوں کے وہ چھلکے جمع کر رکھو
جنکو اون کے بچوں کے نکلنے کے بعد وہ خود اپنے گھر سے باہر پھینک دیتی ہیں
اور انکے مجموعہ کو باریک پیس لو اور پھر خفیف سے گڑ مین ملا کر اونکی گولیان
بنا رکھو اور روزانہ ایک ایک گولی شام کے وقت مریض کبوتری کو جو نرسے
جدا رکھی گئی ہے کہلایا کرو بیس پچیس دن کے بعد پھر نر سے اوس کو ملا دو
کبھی کبھی یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے اور اوس نے ایک انڈا دیا ہے
جس کا چھلکا کاغذی اور ذرا سے دھکے یا خود مادہ کے وزن سے ٹوٹ گیا ہے
ایسی حالت مین فوراً اوس کے نیچے دو تازہ انڈے رکھدو تاکہ وہ اونکو
سے لے اور اون کے بچے نکلین اور وہ اون کی پرورش کرے جب بچے
بڑے ہو جاوین تو پھر مادہ کو نر سے جدا رکھو اور وہی تیار گولیان دس
بیس دن تک کہلایا کرو اور پھر نر سے ملا دو۔ دوسری دفعہ اوس کے
انڈے کا چھلکا کسی قدر قوی پاؤ گے لیکن مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ پھر

اوس انڈے کو نکال لو اور دوسرے دو تازہ انڈے اوس کے نیچے
دہرا دو۔ اسی تدبیر سے رفتہ رفتہ اوس کا ماوا درست ہو جاوے گا
اور وہ انڈے دیکر اونہین سے بچے نکالے گی۔ یہ مرض اکثر اون جوان
کبوتریون کو عائد ہوتا ہے جن کے انڈے نسل جلد پہیلانے کے ارادے
سے اوٹہا لئے جاتے ہین اور امید کرتے ہین کہ پہر وہ انڈے دیوین۔
یہ نہین خیال کرتے کہ فطرت کے خلاف جلد جلد انڈے دینے سے اونکو
نقصان پہونچتا ہے اور وہ انڈون سے معذور ہو جاتی ہین یا اون کے
انڈون کے چہلکے پتلے ہو جاتے ہین جو ذرا سے دباؤ سے ٹوٹ جاتے ہین
اون کا ماوا ضعیف ہو جاتا ہے۔ محتاط طریقہ یہ ہے کہ جس مادہ کے انڈے
گندے ہو جاوین اوس کو بہی فوراً دس بیس دن کے لئے نر سے جدا کر دین
تاکہ اوس قدر زمانہ تک نئے انڈے دینے کی نوبت نہ آوے جو زمانہ
بچے پالنے کا ہے اوس کے بعد پہر نر سے ملا دین۔ اس تدبیر کا اصلی

مقصد یہ ہے کہ فطرت کے خلاف جلد جلد انڈے دینے کی نوبت نہ آوے جس سے اوس کے مادے مین ضعف کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ انگریزی تجربہ کارون کی راے ہے کہ اگر تدابیر بالا سے یا اور کسی تدبیر سے جس کا تجربہ کسی کبوتر باز کو ہو کوئی فائدہ نظر نہ آوے تو آخر درجہ مین ٹریسیل کو باریک پیس لو اور اوس کو گڑ کے شیرہ مین ملا کر چنے برابر گولیان تیار کر لو اور پہر مریض کبوتری کو روزانہ ایک گولی کہلایا کرو اور نر سے جدا رکہو۔ مسٹر جانسن نامی ایک کبوتر باز کا تجربہ ہے کہ ٹریسیل کے سفوف کو گرونڈ سِل کے گڑ مین ملا کر دینے سے زیادہ فائدہ ہوا۔

مؤلف کہتا ہے کہ اگر بڈّہی کبوتری کو یہ مرض لاحق ہوا ہے تو لاکہہ تدابیر سے کچھہ فائدہ نہ ہوگا۔ مناسب یہی ہے کہ اوس سے دایہ گیری کا کام لین بشرطیکہ وہ اوس کو پسند بہی کرے۔ بسا اوقات یہ دیکہا گیا ہے کہ دو مادہ جو اسی مرض مین مبتلا ہین باہم جفتی کرتی ہین اور رفتہ رفتہ

یہ دونون اور تندرست کبوتریون کے لئے بلاے جان ہوجاتی ہین یعنی جب
تہا ٹر مین یہ ہوتی ہین اوس مین کوئی جوڑا جفتی کر ہی نہین سکتا جہان تندرست
مادہ دبی اور یہ دلاّلہ اوس کے نر کو ہٹا کر اوسپر سوار ہوگئی۔ مناسب یہی
ہے کہ ایسی مریض کبوتریان بالکل جدا حصّہ مین رکہی جاوین۔

بسا اوقات ایسا بہی دیکہا گیا ہے کہ بعض دو نر ہمیشہ جفتی کے عادی ہین
اور مدت مدید کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ دونون نر ہین جب ہمنے اون دونون
کے لئے دو مادیان تجویز کین اور اون کے جوڑے ملا دیئے تو اون سے انڈے
نہین ہوتے پہلے پہلے یہی گمان ہوتا ہے کہ مادہ مین کوئی نقص ہے مگر در اصل وہ
نر کا نقص تہا نہ معلوم اوس وجہ سے کہ ایک عرصہ تک وہ ایک دوسرے
نر سے جفت ہوتا رہا۔ یا اور کوئی نقصان اوس مین پیدا ہوگیا کہ پہر وہ
مادہ کے ساتہ بیکار ثابت ہوا۔ بسا اوقات اونہین کبوتریون کو جنکا زمانہ
اون پلید نرون کے ساتہ بے انڈون کے گزرا ہمنے دوسرے نرون سے ملا دیا

اور برابر اون کے انڈے بچے ہوے۔ ان پلید نرون مین اکثر یہ عادت
پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دوسرون کے گہرون مین زبردستی گہستے اور مادہ کے
انڈے توڑتے پہرتے ہین۔

(۲۳۱) کمزوری اور ناتوانی کا شکوہ | بعض جوان کبوتر ناتوان اور کمزور
نظر آتے ہین اون کی ظاہری حالت سے کوئی علامت کسی خاص مرض کی نہین
پائی جاتی لیکن مجموعی حالت سے کمزوری اور دُبلاپن نمایان ہوتا ہے ایسے
کبوترون کو اون کی معمولی غذا کے سوائے جو کے آٹے اور ہڈیون کے سفوف
کی روزانہ ۲ یا ۳ گولیان چنے کی مقدار مین کھلائی جاوین اور دو دن مین
ایک دفعہ ۴ یا ۵ قطرے فاسفٹ آف آیرن یا کیمکل فوڈ کے پانی کے ساتھ
دانہ کھانے کے بعد پلائے جاوین۔ کبوتر بازان ہند نے روغنی روٹی کر چورے کو
اس خاص ضرورت کے لئے بہت مفید کہا ہے۔ کبوتر بہی اس کو نہایت رغبت
کے ساتہ چٹ کر جاتے ہین۔

(۳۴) شکست اعضا کا علاج | شکست اعضاے کبوتر کو انگریزی حکیمون نے

فراکچر سے موسوم کیا ہے ۔ کبوترون کے پیر اور بازو اتفاقات سے اکثر ٹوٹا

کرتے ہین ۔ اگر پکھوٹہ ٹوٹ جاے تو جو کچھہ کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اوس

ٹوٹے ہوے بازو کے پرون کو آخری بڑے پر سے باندہنا شروع کرو اور ایک

دوسرے پر باہم باندہتے ہوے پرون کے سلسلہ کو ختم کر ڈالو پہر اوسی

ڈورے سے دوسرے تندرست بازو کے پرون کو بغل کی جانب سے باندہتے

ہوے آخری بڑے پر تک پہونچ جاو اس تدبیر سے نہ کبوتر پرواز کر سکیگا

اور نہ اوس کا شکستہ بازو ہل سکے گا ۔ اس سہارے کی وجہ سے مقام شکست پر

حرکت کا صدمہ نہ پہونچے گا اور پکھوٹہ خودبخود ۲۰ دن مین درست ہو جاویگا

اس عرصہ مدت مین اوس کو ایسے مقام پر رکھو جس مین دوسرے تندرست

کبوتر نہ ہون ورنہ وہ اوس کو ایذا دین گے اور شکستہ بازو مین تحریک

کے اسباب پیدا ہون گے ۔

اگر پیر توٹ گیا ہے تو ہڈی کے دونون شکستہ کنارے برابر ملا کر کیا لیکو کی ایک دھجی اوس مقام کے اطراف لپیٹ دو پھر اوسپر سے ایک نرم کپڑے کی پتلی دھجی کو گرم پانی مین بھگو کر لپیٹ دو اور اوس کے سرے پر کسی تاگے سے مضبوط باندہ دو۔ پھر اس کبوتر کو تنہائی اور کم وسعت کے مقام مین چھوڑ دو اور دانہ پانی اوس کے قریب رکھو۔ لیکن اس بات کی احتیاط کی جاے کہ دانہ بھیگا ہوا رہے اور مقدار مین معمول سے کسیقدر کم۔ اس لیے کہ اس زمانہ مین وہ زیادہ چل پھر نہ سکیگا۔ اور دو ہفتہ کے بعد بہت ہی آہستگی کے ساتہ اون دھجیون کو کھول دو۔ پھر ایک کاغذ کی پٹی کو اوس مقام پر نرمی کے ساتہ لپیٹ کر اوس کو انڈے کی سفیدی سے تر کرو اور ہلکا سا بندھن ریشم سے اوسپر باندہ دو اور اس وقت مین کبوتر کے پرون کو کاٹ دینا مناسب ہے تاکہ وہ زیادہ نہ اُڑ سکے۔ ایک ہفتہ کے بعد اس کاغذی پٹی کو بھی کھول دینا چاہیئے امید ہے کہ اوس کا شکستہ پیر درست ہو جاویگا۔

(۲۵) زخم کے چنگا کرنیکا طریقہ | کبوتر بازان یورپ کا خیال ہی کہ کبوتر کے جسم پر ہلکا ہو یا بھاری جب کبھی زخم لگ جاے تو یہ سمجھکر ہرگز نہ چھوڑ دینا چاہیئے کہ خود بخود درست ہو جاویگا۔ خون بہتا ہو تو ٹھنڈے پانی یا اوس سے بند نہ ہو تو پھٹکری یا اور کسی قابض سلوشن سے اوس کے بند کرنے کی فکر کرنا چاہیئے تاکہ زیادہ خون بہکر جانور ناتوان یا ہلاک نہ ہونے پاے۔ بسا اوقات پروں کی نئی کلیاں ٹوٹ جانے سے بھی جریان خون ہوا کرتا ہے خاص کر ایسی حالت مین خون کے جریان کو بہت جلد بند کرنا چاہیئے۔ کتھے کا سفوف یا مسی اوس مقام پر داب دینے سے خون اکثر رک جاتا ہے اگر زخم ایسا ہو جس سے خون کا جریان نہ ہے تو اوسپر صرف کبوتر کی بیٹ لگا دینا کافی ہے جیسا کہ اہل ہند اکثر کرتے ہین بسا اوقات یہ عمل زخم کو مندمل کر دیتا ہے لیکن کبھی کبھی اوس مین کیڑے پڑ جاتے ہین لہذا مناسب یہ ہے کہ دو ایک بار اوس زخم پر زنگ آنٹمنٹ لگا دین اور کبھی کیانڈی

رڈ فلوئڈ کے ڈلیوٹ سے زخم کو دہو کر ایک دو گہنٹہ کے بعد اوس پر مرہم لگانا دین

(۳۶) اکیڑون کے دفعیہ کی تدبیر | ایک انگریزی مؤلف کی راے مین کیڑونکا

وجود بہی ایک بیماری کا حکم رکہتا ہے۔ مختلف قسم کے کیڑے ان کے گہر دنمین اس کثرت سے پیدا ہوتے ہین کہ وہ رات دن بے زبان کبوتر کے جسم کا خون چوس ڈالتے ہین۔ مکہی۔ مچہر۔ پسّو۔ جون۔ گبریلے۔ چاسٹ۔ سطانی یہ سب اوس بے زبان کے گہر مین بن بُلاے مہمان ہو کر میزبان کی جان سے بے پروا رہتے ہین یا یون کہو کہ مالک کبوتر کی عدم نگرانی کی وجہ سے کبوترخانہ پر تصرف بیجا کرتے ہین۔ ٹہاٹر۔ یا وہابل یا کابک کے نگران دار وغہ جی کے ملبوس شریف مین اگر انمین سے ایک کیڑا بہی چڑہ جاوے تو ایک منٹ مین اونکا دم ناک مین آجاوے اِس بلا کے غول کے غول ایک بے زبان۔ نازک جانور کے گہر مین گہسے رہتے ہین اور رات دن اس کے خون کے پیاسے رہتے ہین لیکن دار وغہ جی کے کان پر جون نہین رینگتی۔ ظاہری صفائی اور نگرانی سے اِنکو نازے

اور جب کوئی کبوتر اس بلاے بے درمان کے حملہ سے جان بلب یا بیمار یا ملول لنگڑا ہوا نظر آتا ہے تو آپ ہمدردانہ لہجہ مین مداوا کی تدبیر فرماتے ہین اور جب چل بستا ہے تو رضینا برضائک فرماتے ہوے اس بات کی فکر بہت تیزی کے ساتہ فرماتے ہین کہ اوس کا قائمقام بہت جلد تلاش کرکے مالک سے اوس کی خریدی کی منظوری لی جاوے ۔ تجربہ کار یورپی مؤلف کا خیال ہے کہ اس جانور کی نگہداشت صرف مالک ہی کرسکتا ہے ملازمین سے ہرگز امید نہین ہوسکتی ۔ مؤلف حقیر اس بات کے عرض کرنے پر مجبور ہے کہ صاحب کو غالباً نمک حراموں سے سابقہ پڑا ہوگا ۔ دنیا مین آخر بہت سے اُمرا و غربا کو اسکا شوق ہے امرا کا سارا اہتمام ملازمین ہی کے ذریعہ سے ہوتا ہے مالک کی ذرا سی توجہ اور نگرانی سے آخر وہی لوگ سب کام درست کرتے ہین ۔ غالباً صاحب نے اوس انگریزی پراورب کو فراموش فرمایا ہوگا جو زبانو نپر ضرب المثل ہے یعنی آیذ اِذ دی سرونٹ سیچ اِذ دی ماسٹر پھر ملازمین کے شکوہ کا کیا محل ہے ۔

الحاصل آپ کی راے ہے کہ کبوتر خانہ مین ماہ وار چونہ کی قلعی ہوا کرے ہر ہفتہ مین صندوقون یا خانون یا کابکون کی گہانس بدلی جاوے۔ ہر دو ہفتہ مین اونکو گرم پانی سے صاف کیا جاے اور اون کے اندر کیٹنگس انسکٹ پوڈر چہڑکا جاے۔ اور کبہی کبہی بنزولین یا ٹرپن ٹین سطح زمین پر اور سوراخون مین چہڑکین۔ خانون کو کاربالک سلوشن سے دہو ڈالین۔ گندک کی دہونی دیا کرین۔ اور کبوترون کے پرون کے اندر گوشت مین میٹہا تیل لگاوین اور اونکو نہانے کے لئے خوب موقع دین۔ اور نہانے کے پانی مین کچہہ کا سفوف شامل کرین۔ بیٹ کی کسافت سے اون کے مقام کو ہمیشہ صاف و پاک رکہین۔

بلاشک یہ سب ہدایات مفید ہین جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے۔ کبوتر کے شوقین حضرات کو اِن تمام ہدایات پر عمل فرمانا چاہیئے جب ہی کبوتر اچہی حالت مین رہتے ہین۔

اب مین اس مختصر رسالہ کو اسی بیان پر ختم کرتا ہون اور جس قدر ہدایات مجھکو انگریزی تالیفات سے ملے ہین اون کی نسبت مؤلفین کا تھنکس ادا کرتا ہون اور ہندوستان کے طریقۂ علاج کو جس حد تک مجھہ کو اوس کا تجربہ تھا اسی رسالہ کے ذریعہ سے نفع عام کے لحاظ سے ہدیۂ ناظرین کرتا ہون۔

قطعۂ تاریخ طبعزاد مؤلف

شکر خدا راست کہ تالیف من
یافت بآوانِ نکو اختتام

بندۂ دیرینہ نمک خوارِ اد
پیش کشیدستش بحضورِ نظام

مایۂ نازست کہ حُسنِ قبول
ناموَرم ساختہ در خاص و عام

خسروِ ما بر فلکِ مملکت
نیّرِ اجلالِ تو تا بد مدام

بر سرِ ما تا بہ ابد زندہ باش
با ہمہ اقبال و فر و احتشام

بر ورقِ دہر بود دفترت
از قلمت ملکِ تو گیرد نظام

ساقیِ تقدیر تو بزم ترا
فکرِ بلندِ تو شود اوج سای
کام روا باد ولی عہدِ تو

بادۂ امّید بریزد بجام
طائرِ اقبال در آید بدام
آصفِ ما باد الٰہی بکام

بلبلِ فکرست نوا سنج سال

نسخۂ نایاب حیوۃ الحمام
۱۳۲۳ ھ

جس رسالہ پر مؤلف کی دستخط نہ ہوں وہ مسروقہ سمجھا جاویگا۔

قانون مالگزاری اراضی

مشرحہ

شمس العلما۔ نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف صدر مجموعۂ قوانین مال و
وظیفہ یاب حسن خدمت اول تعلقداری سرکار عالی

الحمد للہ۔ قانون مالگزاری اراضی جس کا انتظار پبلک کو عرصہ دراز سے تھا۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب جائنٹ سکرٹری مال کے مساعی جمیلہ و محنت شاقہ کی وجہ سے لیجس لیٹو کونسل سرکار عالی سے پاس۔ اور یکم آذر ۱۳۱۳ فصلی سے اس کا نفاذ قرار پاچکا۔ یہ قانون نہایت غور کے ساتھ مرتب ہوا ہے۔ اور جامع قانون ہے۔ بدین وجہ کہ اس کے بائی لاز کی اشاعت کے لئے زمانہ دراز درکار ہے۔ ہم نے شرح کے پیرایہ میں بائی لاز مرتب کیا ہے۔ اور بدین وجہ کہ اس قانون نے احکام موجودہ کی ترمیم و تنسیخ کی کوئی فہرست نہیں دی ہے۔ ہم نے نہایت دیدہ ریزی اور مشقت کے ساتھ ہر ایک دفعہ کو صدر مجموعہ قوانین مالگزاری مطبوعہ ۱۳۱۰ فصلی کے ساتھ مطابق کرکے نتیجہ کو ہدیۂ ناظرین کیا ہے۔ کہ اس قانون کی ہر ایک دفعہ سے کون سے قواعد اور گشتیات منسوخ ہوئیں۔ اور کن کن گشتیون کی کیا کیا ترمیم ہوئی۔ اور کون کون سے گشتیات اس کے دفعات کے بائی لاز کا حکم رکھتے ہیں۔

ہم نہایت وثوق کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ ہماری اس شرح کے بغیر خود عہدہ داران سرکار عالی اور وکلا اور عامہ رعایا کو نفس متن قانون سے کام لینا خالی از دقت نہیں ہے۔

قواعد و احکام مجریہ صیغۂ مال ایک دریائے ذخار کا حکم رکھتے ہیں جس کی شدبد ہمارے صدر مجموعہ مطبوعہ سال حال کی ضخامت سے ہوتی ہے۔

ہم کو اس شرح کی ترتیب و تالیف مین محنت شاقہ اوٹھانا پڑا۔ جن حضرات کے پاس ہمارا
یہ صد مجموعہ ہے وہ اس شرح کے ملاحظے سے بہت خوش ہونگے۔ اور ہماری محنت
کی داد دینگے۔ اور ہمارے اون حوالون سے جو اس شرح مین ہم نے صد مجموعہ مذکور کے دفعات
سے متعلق کیا ہے متمتع ہون گے۔ یہ شرح ضخیم ہے۔ اور نہایت مبسوط۔

اس کی طبع کا آغاز نہایت اہتمام کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ ماہ آذر ۱۳۱۸ فصلی
مین شائع ہو جاے۔

اس کی قیمت پیشگی بغایت ختم طبع مجلد کتاب کے لئے (صمہ) مع خرچ ٹپہ رکھی گئی ہے
اور قیمت مابعد کا اشتہار ختم طبع پر دیا جاے گا۔ اس لئے کہ اس کی ضخامت پہلی کتاب
ہونے کی وجہ سے ابھی مشخص نہین ہوئی۔

شائقین کو پیشگی کا موقع ہاتھ سے نہ دینا چاہیے۔

تحریر ۲۵ ر مہر ۱۳۱۸ فصلی

راقم

خاکسار عزیز جنگ مؤلف صد مجموعہ ہاے قوانین مال گزاری۔ و خزینہ فینانس و حساب
و عطیات سلطانی۔ و محبوب السیر۔ و تاریخ النوائط۔ و کاشتکاری۔ و فلاحۃ النخل
و کاشت انگور۔ و سیاق دکن۔ و غرائب الجمل۔ و حیوۃ الحمام۔ و شیرازۂ دفاتر
و آصف اللغات وغیرہ۔

عزیز ولا عزیز باغ سلطان پورہ
حیدرآباد دکن

مطبوعہ
عزیز المطابع

اعلیٰ حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

غرائب الجمل

متعلق بہ تاریخ گوئی و ترقیم

خدا کا شکر ہے کہ یہ ضخیم تالیف بعد ختم طبع شائع ہو چکی جس کا تفصیلی اشتہار چار مہینہ کے قبل ہم نے شائع کیا تھا جس مین اس کتاب کے مضامین کی کامل فہرست درج تھی۔

اس کا چھاپا چار سو آٹھ صفحات پر ختم ہوا۔ خط نہایت خوب۔ کاغذ عمدہ۔ اور چھاپا نہایت اچھا۔ اور کتاب مجلد ہے۔

ہم کو اپنی خوش قسمتی پر ناز ہے کہ ہماری اس تالیف کی نسبت ہمارے آقا و ولی نعمت والی دولت قدر قدرت   نے شاہانہ مراحم اور قدر افزائی سے یہ اجازت عطا فرمائی کہ ہم اسکا ڈیڈیکیشن حضرت ممدوح الشان کے نام نامی پر کرین۔

ہماری یہ پہلی کتاب ہے جس کو یہ عزت ملی ہے۔

چار سو سے زائد صفحون کی مجلد کتاب کی قیمت ہم نے صرف تین روپے رکھی ہے اور خرچ ٹپہ بیرونی خریدارون کے لئے ۶ ر۔

۲۲ مہر [illegible] فصلی

راقم

عزیز جنگ۔ ولا تخلص

عزیز ولا عزیز باغ سلطان پورہ حیدرآباد دکن

مطبوعہ

عزیز المطابع

فہرست کتب مؤلفہ شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر موجودہ عزیز المطابع

نمبر شمار	فن	نام کتاب	تعداد صفحات	قیمت	محصول ڈاک	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	قانون	مجموعہ قوانین مال مطبوعہ ۱۳۱۵ف	۱۵۹۷	۵عـ	۱۲/	
۲	"	شرح قانون مالگزاری اراضی	۰	صہ/	۰	یہ قیمت پیشگی ہے۔ زیر طبع
۳	"	خزینۂ فنانس حساب جلد اول مطبوعہ ۱۳۱۵ف	۱۰۰۶	۵عـ	۱۰/	دونوں جلدوں کے خریدار کے لئے ۵عـ ۱۲/
۴	"	ایضاً جلد دوم مطبوعہ ۱۳۱۸ف	۴۱۷	۱ـ/	۴/	
۵	"	شیرازۂ دفاتر	۱۶۳	عال	۴/	
۶	تاریخ	تاریخ النوائط	۲۵۰	۵عـ	۸/	افراد قوم کے لئے نصف قیمت
۷	"	محبوب السیر مع نگارستان آصفی	۲۰۷	۱ـ/	۶/	
۸	"	عطیاتِ سلطانی یعنی تاریخ انعامات	۲۱۱	۱ـ/	۶/	
۹	فلاحت	فلاحۃ النخل یعنی کاشت کھجور	۲۹۶	عاہر/	۵	
۱۰	"	کاشت انگور	۴۶۳	۱ـ/	۶/	
۱۱	"	کاشت ترکاری	۱۶۷	عال	۴/	
۱۲	سیاق	سیاق دکن	۱۸۰	۱ـ	۴/	
۱۳	طیور	حیوۃ الحمام	۱۴۴	عال	۴/	
۱۴	نحل	غرائب النحل	۴۲۰	۱ـ/	۶/	
۱۵	لغت	آصف اللغات صرف الف ممدودہ کی ابات	تخمیناً [illegible]	صہ	۸/	زیر طبع ہے۔

کل کتابیں مجلد ہیں۔ المشتہر محمد حبیب اللہ منیجر عزیز المطابع۔ عزیز باغ حیدرآباد